انسان کو میں نے اسکی کوششوں کا نتیجہ پایا ہے، جو جس قدر کوشش کرتا ہے
وہ اسی قدر زیادہ مجد و شرافت کا حقدار بنتا ہے
www.KitaboSunnat.com

جهود المملكة العربية السعودية

في صيانة جناب التوحيد

والتحذير من الشرك

تحفظ توحید اور شرک سے آگاہی سے متعلق مملکت سعودی عرب کی گرانقدر خدمات

مولف: عبد الرحمن بن عبد اللہ السند

مترجم: د/ اجمل منظور المدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

الحمدللہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین، نبینا محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، امابعد:

تاریخ اسلام کی نامور شخصیات میں ایک اہم صالح اور مصلح شخصیت ملک عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود رحمہ اللہ کی ہے، چنانچہ مرور ایام کے ساتھ جب بھی نیک دل اسلامی بادشاہوں کا ذکر ہوگا تو آپ کا نام ضرور لیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ نے ایک بادشاہت کھڑی کردی جب کہ اس سے پہلے یہ بکھرے ہوئے تھے، ایک حکومت کی بنیاد مضبوط کردی جبکہ اس سے پہلے یہ باہمی اختلاف کا شکار تھے، عرب قوم کو متحد کردیا جبکہ اس سے پہلے یہ باہم دست وگریباں تھے، آپ کی جہد پیہم کا ثمرہ تھا کہ بالآخر مملکت سعودی عرب کے نام سے ایک متحد اور مضبوط ملک قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

معاملہ آسان نہیں تھا، بطور خاص وہ دور جس میں آپ سانس لے رہے تھے، درحقیقت آپ سپر پاور حکومتوں اور منحرف فکری جماعتوں کا ایک ساتھ سامنا کر رہے تھے، تمام خطوں میں امن وامان کا فقدان تھا، ملک عبدالعزیز کا نصف صدی دور ایک ایسی امت کا دور تھا جو جمود سے حرکت ونشاط کی طرف، فتنوں سے الفت ومحبت کی طرف، جاہلی عصبیت کے نزاعات اور انارکی ہنگاموں سے ایمان و دستور کی طرف، فاقہ کشی سے خوشحالی کی طرف اور غفلت کی نیند میں غرقابی سے اسباب کے اپنانے کی طرف رواں دواں تھا۔ (شبہ الجزیرہ فی عہد الملک عبدالعزیز: 1/ 10)۔

متنبی کہتا ہے:

وإذا كانت النفوس كبارا *** تعبت في مرادها الأجسامُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: جب عزم وحوصلہ بلند ہوتا ہے تو اس مقصد کے حصول کیلئے جدو جہد اور محنت ومشقت بھی زیادہ اٹھانی پڑتی ہے۔

آپ کا عظیم الشان مقصد یہ تھا کہ ایک ایسی عصری اسلامی حکومت قائم کی جائے جہاں کتاب وسنت کی بالا دستی حاصل ہو، عقیدہ سلف پر گامزن ہو، توحید کا علمبردار اور شرک و بدعات کا قلع قمع کرنے والی ہو، شریعت اسلامیہ کو اپناتے ہوئے جدید تہذیب وتمدن کی راہ میں سرگرداں ہو، اور یہ چیز ایسے شخص کیلئے کچھ بعید بھی نہیں تھی جس کی پرورش و پرداخت توحید وسنت کے ماحول میں ہوئی ہو اور جو اپنی موروثی اقتدار کی واپسی کیلئے کوشاں ہو کہ جسے اپنے آباء واجداد کے منہج پر قائم رکھے، اور جو یہ کہتا ہو کہ میں کلمہ توحید کی سربلندی کیلئے جہاد کرتا ہوں اور اسی کا حریص ہوں، میں اسی کی سربلندی دیکھنا چاہتا ہوں خواہ یہ عظیم کام میرے دشمنوں ہی کے بدست کیوں نہ ہو، اور اگر یہ کام میرے بدست پورا ہوتا ہے تو یہ اللہ کا فضل و احسان ہوگا، اور عمل کوئی بھی ہو بغیر اخلاص کے پورا نہیں ہوتا، اسی لئے میری ہمیشہ کی کوشش یہی ہے کہ پہلے کلمہ توحید کی حفاظت ہو، پھر مسلمانوں کے محارم کی، دعاء ہیکہ اللہ تعالیٰ ہمیں جب تک زندہ رکھے اپنا مطیع وفرمانبردار بنائے، عبادات میں خشوع وخضوع اپنانے والا اور ایمان میں سچائی کو لازم پکڑنے والا بنائے۔(مجلۃ الجامعہ الاسلامیہ، عدد 40، ص 7)۔

شاعر کہتا ہے:

ولم أجد الإنسان إلا ابن سعيه

فمن كان أسعى كان بالمجد أجدرا

ترجمہ: انسان کو میں نے اسکی کوششوں کا نتیجہ پایا ہے، جو جس قدر کوشش کرتا ہے وہ اسی قدر زیادہ مجد وشرافت کا حقدار بنتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سو اللہ نے آپ کی حسن نیت اور سچائی کو دیکھ کر آپ کی مدد فرمائی اور اپنے وعدے کو آپ کے حق میں سچ کر دکھایا؛ چنانچہ آپ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول سچ ثابت ہوا: (وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ) ترجمہ: اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، وعدہ کیا ہے کہ وہ انھیں زمین میں ضرور ہی جانشین بنائے گا، جس طرح ان لوگوں کو جانشین بنایا جو ان سے پہلے تھے اور ان کے لیے ان کے اس دین کو ضرور ہی اقتدار دے گا جسے اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے اور ہر صورت انھیں ان کے خوف کے بعد بدل کر امن دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جس نے اس کے بعد کفر کیا تو یہی لوگ نافرمان ہیں۔ [النور:55]۔

چنانچہ مملکت سعودی عرب جیسی مبارک حکومت نے توحید کی علمبرداری اور شرک و بدعات کے قلع قمع کرنے میں جو گرانقدر خدمات انجام دی ہے اس میدان میں اسکی چند خوبیوں کو نمایاں کرنے اور اس حکومت کے حکمرانوں نے اس میدان میں جو نمایاں کردار ادا کیا ہے انہیں (تحفظ توحید اور شرک سے آگاہی سے متعلق

مملکت سعودی عرب کی گرانقدر خدمات) کے عنوان سے میں نے ضبط تحریر میں لانے کی ایک ادنی سی کوشش کی ہے، دعاءہیکہ رب ذوالجلال اسے نفع بخش بنائے اور خالص اپنی رضا جوئی کے حصول کا ذریعہ بنائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* امام محمد بن سعود اور امام محمد بن عبد الوہاب سے قبل نجد کی حالت:

نجد کا علاقہ قبائلی اختلاف و انتشار کا گڑھ تھا، چاروں طرف فقر و فاقہ اور بھکمری کا سایہ ہمیشہ چھایا رہتا تھا، اس پر مستزاد یہ کہ بین الاقوامی راہگیروں اور مسافروں پر ڈاکوؤں اور لٹیروں کا خوف ہمہ وقت دامن گیر رہتا تھا، اور جب امن و امان ہی نہ ہو تو پھر انسان اور سماج کیلئے کچھ بھی کرنا آسان نہیں ہوتا ہے۔

رات کی تاریک سائے کی طرح فتنے آتے اور صحرائے نجد کو خوف ناک بنا دیتے تھے، انکے پاس قتل و غارت گری کے سوا اسکا کوئی حل نہیں تھا، نہ جینے میں کوئی راحت اور نہ کسب معاش کیلئے کوئی حل، جہالت اور ناخواندگی کا سایہ اس پر مستزاد تھا، معاشرتی پس ماندگی ہر سو چھائی ہوئی تھی، سلف کے واقعات اور کارناموں کو سن کر لوگ حیران ہو جاتے تھے۔

خلاصہ یہ کہ نجد کا قبائلی علاقہ کہ جسے جزیرہ نما عرب کا قلب مانا جاتا ہے، لوٹ مار اور قتل و غارت گری میں جاہلیت اولی سے آگے نکل چکا تھا، جس کے پاس طاقت ہوتی وہ کمزور کو لوٹ لیتا تھا، جس کے پاس اجتماعیت ہوتی وہ افراد کو کھا جاتا تھا، تاریخ نجد پر ابن بشر رحمہ اللہ کی کتاب پڑھیں نجد کے حالات سے اچھی طرح آگاہ ہو جائیں گے۔

غارت گری انکا شیوہ تھا، قحط سالی اور بھکمری کے وقت عمزاد بھائیوں ہی پر حملہ کر دیتا تھا جیسا کہ ایک جاہلی شاعر نے کہا ہے:

وأحيانا على بكر أخينا * إذا ما لم نجد إلا أخانا**

ترجمہ: کبھی ایسا ہوتا کہ ہم اپنے بھائی بنی بکر ہی پر حملہ کر دیتے جب ہمیں لوت مار کیلئے اپنے بھائی کے علاوہ کوئی نہیں ملتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن بشر رحمہ اللہ نے کہا: مملکت کے قیام سے قبل یہاں ضلالت، جہالت اور ظلم وزیادتی کا غلبہ تھا، فتنے رات کی تاریک سائے کی طرح آتے تھے، جاہلی تعصب اور آپسی دشمنی کی بنیاد پر قتل وقتال جاری رکھتے تھے، اور اسی جاہلی عصبیت کی بنیاد پر ایک دوسرے کے حلیف بنتے تھے، ہر علاقے میں ایک یا ایک سے زائد سربراہ ہوتے تھے، جو کبھی جنگ وجدال پر اتر آتے اور کبھی صلح جوئی کیلئے تیار ہو جاتے، کوئی ضرورت مند ایک فرسخ یا ایک میل پر امن سفر نہیں کر سکتا تھا، اسے یا تو لوٹ لیا جاتا یا قتل کر دیا جاتا تھا۔ (عنوان المجد فی تاریخ نجد: 2 / 377)۔

امام عبدالعزیز بن سعود رحمہ اللہ صنعاء کے حاکم کے پاس بھیجے گئے اپنے ایک رسالے میں شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی دعوت سے قبل نجد کی حالت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سعید بن ثنیان نے ہمارے پاس آ کر آپ کی حسن سیرت اور اخلاق کریمانہ کا ذکر کیا جسے سن کر دل خوش ہو گیا، رب کریم سے دعاء ہیکہ ہمیں اور آپ کو متقی اماموں میں بنائے، اور یہ بھی ذکر کر رہے تھے کہ آپ ہمارے احوال کی معرفت کے خواہاں ہیں، سو ہم آپ کو اپنے بارے میں بتا رہے ہیں: پہلے ہم سب یہاں پر ایک ہی دین پر تھے، اللہ کے ساتھ غیر اللہ کا کو بھی پکارتے تھے، اللہ کے ساتھ غیر اللہ کیلئے بھی نذر مانتے تھے، اللہ کے ساتھ غیر اللہ کیلئے بھی ذبیحہ کرتے تھے، اللہ کے ساتھ غیر اللہ پر بھی توکل کرتے تھے، اللہ کے ساتھ غیر اللہ سے بھی خوف کھاتے تھے، ساتھ ہی نماز، روزہ، حج، زکاۃ جیسے احکام شریعت کا ہم اقرار بھی کرتے تھے، مگر ہمارے بیچ عمل کرنے والے بہت کم ہوتے تھے، اسی طرح سود، زنا اور شراب نوشی جیسے محرمات بھی ہم اقرار کرتے تھے مگر کوئی کسی پر نکیر نہیں کرتا تھا۔ (الدرر السنیہ: 1 / 279)۔

یہ صرف نجد کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ یہی معاملہ تمام عالم اسلام کے ساتھ بھی تھا، بلکہ ہر جگہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر اللہ سے تعلقات، بدعات کی نشر و اشاعت اور صوفی سلسلوں اور دیگر خرافات کا رواج عام تھا، بڑے پیمانے پر عالم اسلام میں مزاروں اور خانقاہوں کو پھیلا دیا گیا تھا، اسکے لئے صرف اتنا جان لینا کافی ہیکہ مورخ اسلام عبد الرحمن جبرتی المصری (ت 1240ھ) نے نقل کیا ہے کہ مصر کے اندر انکے زمانے میں سب سے زیادہ مالدار مزاروں اور خانقاہوں کے مہنت اور سجادہ نشین تھے۔ (تاریخ جبرتی: 3/426)۔

امام شوکانی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ انکے زمانے میں عوام کی اکثریت اور بعض خواص بزرگوں کے تعلق سے اس قدر غلو کرتے تھے کہ کبھی انہیں اللہ کے ساتھ پکارے تھے اور کبھی انہیں مستقل طور پر تنہا پکارتے تھے اور انکے ناموں کے ساتھ انہیں پکارتے تھے اور انکی اس طرح تعظیم کرتے جیسے کہ وہ نفع نقصان کے مالک ہوں، اور انکے سامنے اس قدر تواضع وانکساری دکھاتے تھے کہ اتنا تواضع وہ نماز اور دعاء کے اندر اپنے رب کے سامنے نہیں دکھاتے تھے، یہی حال ہر چھوٹے بڑے کا ہے، لوگ اسے منکر عظیم کو دیکھتے اور سنتے تھے مگر اس پر کوئی نکیر کرنے والا نہیں تھا، بلکہ الٹا لوگوں کو اسی کی رغبت دلائی جاتی تھی۔ (الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید، ص 28)۔

1319ھ کا آفتاب جب جزیرہ نما عرب میں نمودار ہوا تو یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ بانی مملکہ ملک عبد العزیز رحمہ اللہ جزیرہ نما عرب کو متحد کر کے ایک جدید ترقی یافتہ ریاست کی بنیاد ڈالنے والے ہیں، چنانچہ آپ نے ریاض میں اپنے اسلاف کی ریاست کو واپس لیا، پھر اللہ کے فضل وکرم، آپ کے اخلاص اور ساتھیوں کی دلجمعی کے سبب اس ریاست میں دن بدن اضافہ ہوتا رہا، اور سلفی دعوت جس طرح پہلے عہد اقتدار میں تھی بالکل اسی طرح واپس لانے میں کامیاب ہو گئے اور جہاں جہاں آپ کا تسلط رہا وہاں وہاں امن عامہ کو برقرار کر دیا یہاں تک کہ پورے جزیرہ نما عرب کے خطے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کا اقتدار پھیل گیا، اور 21 / 5 / 1351ھ میں آپ نے مملکت سعودی عرب کے نام سے ایک نئی ریاست کا اعلان کر دیا، جو کہ دور حاضر میں ہمارے لئے اللہ کا ایک بہت بڑا انعام اور فضل واحسان ہے۔آپ کے عہد زریں میں اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کے ادوار میں امن وامان کا دور دورہ رہا ہے، اور جس نے بھی امن عامہ سے کھلواڑ کرنے کی کوشش کی ہے حق وعزیمت کے ہاتھوں نے اسے کچل کر رکھ دیا ہے۔

❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

*ملک عبدالعزیز سے قبل نجد کی حالت:

ملک عبدالعزیز کے دور سے قبل بلاد نجد فقر و محتاجگی اور کم مائگی کا شکار تھا؛ نہ کوئی نہر بہتی تھی نہ کسی آبپاشی کا کوئی نظم تھا، پورے خطے میں فقر و قحط اپنا پنجہ گاڑے ہوئے تھا، جس کی وجہ سے مجبور ہو کر بہت سارے خاندان علاقے کو چھوڑ کر تلاش رزق میں قریبی علاقوں کی طرف ہجرت کر گئے تھے، بلاد نجد میں قحط سالی بار بار آتی اور ایک بھیانک اور سنگین صورتحال بنا لیتی تھی، جسکے بارے میں ان سخت حالات کا سامنا کرنے والے بیان کرتے ہیں، لیکن دنیا انکے حالات سے بے خبر رہتی تھی، یا یہ کہ انکی جانب کوئی توجہ ہی نہیں دیتا تھا، بھکمری، بیماریوں اور وباؤں سے نہ جانے کتنے لوگ لقمہ اجل بن جاتے تھے، کوئی گھر اس سے خالی نہیں تھا۔

بار بار اسی سنگین بھکمری اور قحط سالی کے سبب امن عامہ کا فقدان رہتا تھا، اور اسی لئے ہر شہر اور بستی کے چاروں اطراف ایک اونچی دیوار اور فصیل بنا دی جاتی تھی تاکہ لوگ ڈاکوؤں، لٹیروں اور قریبی ملکوں کی غارت گری اور لوٹ مار سے محفوظ رہ سکیں، کیونکہ لوٹ مار، جنگ و جدال اور خونریزی معمولی معمولی اسباب کی بنا پر برپا ہو جایا کرتی تھی۔

نجد کا خطہ پوری دنیا سے کٹا ہوا بالکل الگ تھلگ تھا، مجرد صحرائی علاقہ جہاں کچھ خاندان اور قبائل بستے تھے، جہاں صحرائی خاموشی، اسکی سنگینی، ظلمت اور رعب کا سایہ ہمہ وقت خیمہ زن رہتا تھا، چند اہل علم کو چھوڑ کر جہالت ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔

اسی اثناء میں چودہویں صدی ہجری کے آغاز ہی میں ملک عبدالعزیز بن عبدالرحمن بن فیصل بن ترکی بن عبداللہ بن محمد بن سعود کا آفتاب نمودار ہوتا ہے، اس وقت پوری دنیا میں عالمی سیاسی حوادث کا گہرا اثر تھا، جس سے بہت سارے حکام و اقوام متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے تھے، جس کی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے لوگوں کی سوچ بدل گئی، بعض لوگ ناامیدی کا شکار ہو گئے۔

ایسے ہی سنگین حالات میں شاہین جزیرہ (ملک عبدالعزیز) اٹھ کھڑا ہوا تا کہ لوگوں کے دلوں کو کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" سے جوڑ دیں، اور اسی کلمے کی بنیاد پر اپنے رب سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کر دکھائیں، یعنی اپنک ریاست میں اللہ کی شریعت کو قائم کر دیں، کتاب اللہ اور سنت رسول کو نافذ کر دیں اور اعتقادی، علمی، عملی اور تعلیمی ہر پیمانے پر سلف صالح کے منہج کو اپنا لیں۔

جس وقت آپ نے اپنے جہادی کارنامے کا آغاز کیا اس وقت آپ ابھی عنفوان شباب کے مرحلے میں تھے، چنانچہ جس وقت ریاض کو آزاد کرایا اس وقت آپ کی عمر محض 26 / برس تھی، پھر دھیرے دھیرے آپ کا دائرہ اقتدار پھیلتا چلا گیا پھر اللہ کی توفیق اور اسکے فضل وکرم سے اللہ کی شریعت کو نافذ کیا، کلمہ توحید کو سربلند کیا، شرک و بدعات اور انکے مظاہر کا خاتمہ کیا، امن وامان کو قائم کیا، اسی آپ جس بھی خطے میں جاتے سیف وسلطان کے خوف سے قبل ہی لوگ آپ سے محبت کرنے لگتے اور آپ کی اطاعت اور تابعداری قبول کر لیتے تھے۔

چنانچہ لوگ ہر جگہ مامون ہو گئے خواہ وہ گھروں میں ہوں یا سفر پر، توحید کے علم ہر طرف لہرانے لگے، شرک و بدعات کے جھنڈے سرنگوں ہو گئے، ہر چہار جانب سے لوگ حرمین شریفین کیلئے بلاخوف وخطر آنے لگے۔

چنانچہ دور حاضر میں جب بھی سلفی عقیدہ پر بات ہوگی تو اس وقت مملکت سعودی عرب کا ذکر ضرور آئے گا ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ نے جس کی بنیاد اسی عقیدے پر رکھی تھی، اور جب بھی دور حاضر میں اسلامی حکومت پر بات ہوگی تو اس وقت بھی مملکت سعودی عرب کا ذکر ضرور آئے گا، اور مملکت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعودی عرب پر گفتگو کرتے وقت ضروری ہیکہ ان حکام کا بھی ذکر کیا جائے جنہوں نے درج ذیل عظیم بنیادوں پر اسے قائم کیا تھا:

عقیدہ سلف صالح، اسکی تعلیم اور نشر و اشاعت، زندگی کے تمام شعبوں میں کتاب وسنت کو فیصل بنانا۔

اس وقت کسی بھی ملک کا کوئی ایسا سربراہ یا بادشاہ نہیں ہوگا جو عظیم مقام تک پہونچ سکا ہو جہاں تک ملک عبد العزیز رحمہ اللہ کو اللہ نے پہونچا دیا تھا، گویا اللہ نے اسکے لئے خاص کر لیا تھا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: (وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ) ترجمہ: اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ (القصص: 68)۔

آپ سلفی خاندان سے تعلق رکھتے تھے عقیدے اور منہج ہر اعتبار سے، اور اسی کی طرف دعوت بھی دیتے تھے، آپ کے بعد آپ کی اولاد نے بھی اسی منہج کو اختیار کیا، جیسا کہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے کہا کہ امامت اور دعوت دین میں آل سعود ایک دوسرے کے جانشین رہے ہیں۔ (مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ: 1/ 372)۔

مملکت سعودی عرب کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے کو بدیہی طور پر یہ پتہ چل جائے گا کہ یہ مبارک حکومت جسکے حق میں اللہ تعالیٰ نے استقرار و استمرار مقدر کر دیا ہے اسلام اور مسلمانوں کی نصرت ومدد، اسلامی دعوت، عقیدہ سلف اور صحیح علم کی نشر و اشاعت کیلئے قائم ہوئی ہے، اور اسے یہ بھی معلوم ہوگا کہ ملک عبد العزیز رحمہ اللہ اور آپ کے بعد اولاد نے پوری دنیا میں عقیدہ سلفیت، سنت نبوی اور علوم سنت کی نشر و اشاعت کو اپنے بنیادی ترجیحات میں ہمیشہ شامل رکھا ہے۔

صحیح عقیدہ اور سنت رسول کی خالص پیروی ان اہم اور عظیم اسباب میں سے ایک ہے جن سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مسلمانوں کے درمیان محبت پیدا ہوتی ہے، انکی صفوں میں اتحاد قائم ہوتا ہے اور اس اجتماعیت کی بقا میں مدد ملتی ہے جسکا شریعت میں حکم وارد ہوا ہے۔

اور ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اللہ کے فضل واحسان اور اسکی توفیق ومدد سے انہیں پائیدار بنیادوں پر مملکت سعودی عرب جیسی عظیم ریاست کو قائم کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

خادم الحرمین الشریفین ملک سلمان بن عبدالعزیز جو کہ ایک بیدار مغز قاری اور جزیرہ نما عرب کے واقعات کے ایک عظیم مورخ ہیں، کہتے ہیں کہ یہ سعودی حکومت 270 سال پہلے اس لئے قائم ہوئی ہے تاکہ اس جزیرہ نما عرب کے اندر پہلی اسلامی ریاست کے منہج پر استقرار امن کو دوبارہ استوار کر سکے، جزیرہ نما عرب کے اکثر حصوں کو ایک ریاست میں متحد کر دے جو کتاب وسنت پر قائم ہو، کسی علاقائی، قبائلی یا بشری فکر قائم نہ ہو۔ (ملامح انسانیۃ من سیرۃ الملک عبدالعزیز، ص 8)۔

ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ نے جب سے ریاض کو اپنے قبضے میں لیا ہے اسی وقت سے اپنے خطبوں اور دروس وتوجیہات میں بار بار اپنے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ توحید کے علم کو بلند رکھا جائے گا اور اللہ کی شریعت کو نافذ کیا جائے گا، یہ محض نظریاتی گفتگو نہیں تھی بلکہ آپ نے اسے عملی جامہ بھی پہنایا اور اپنے وعدے اور عزم کو پورا کیا، چنانچہ آپ نے مملکت سعودی عرب جیسی عظیم ریاست کو عقیدہ سلف اور اخلاص باری تعالی واتباع رسول جیسے عظیم اصول پر قائم کیا، اور ان دونوں عظیم اصولوں کے سامنے شرک وبدعات اور وضعی وقبائلی دستور یا اسکی طرح کے جو بھی امور انکی مخالفت میں آئے تو انہیں پیروں تلے روند دیا، اور صرف اللہ کی شریعت ہی کو لوگوں کے درمیان نافذ کیا، اور اسے آپ خود اپنے اوپر بھی نافذ کرتے تھے، چنانچہ آپ نے کبھی بھی شرعی فیصلے کے سامنے جھک جانے میں کسی تردد اور پس وپیش کا اظہار نہیں کیا خواہ کوئی دعوی آپ کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ اس بات کا اظہار اپنی قوم سے خطاب کرتے وقت یا باہر سے آنے والوں کے سامنے ہر ایک سے کیا کرتے تھے کہ آپ کی حکومت عقیدہ سلف اور کتاب وسنت پر قائم ہے۔

ساتھ ہی اس بات کا بھی اظہار فرماتے تھے کہ سعودی ریاست اور یہاں کے لوگ عقیدہ سلف کی خدمت کو اپنے لئے باعث شرف اور توفیق الٰہی سمجھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* چودھویں صدی ہجری میں عقیدہ سلف کے رواج پانے کے اسباب:

چودھویں صدی ہجری کے آغاز سے لیکر آج تک جزیرہ نما عرب کے اندر شرک و بدعات کے خاتمے اور عقیدہ سلفیت کے رواج پانے کے اسباب پر گہرائی سے نظر ڈالے گا تو اسے اندازہ ہوگا کہ اللہ کے فضل و کرم اور توفیق الٰہی کے ساتھ اسکے دو بنیادی اسباب رہے ہیں:

1- ملک عبد العزیز رحمہ اللہ۔

2- وہ سلفی علماء اور مصلحین جنہوں نے ملک عبد العزیز رحمہ اللہ کے ساتھ سلفیت کو پروان چڑھایا۔

مزید گہرائی سے دیکھیں گے تو پتہ چلے گا کہ دونوں اسباب کی بنیاد ملک عبد العزیز رحمہ اللہ ہی ہیں۔

اسکی نشانی یہ ہیکہ ملک عبد العزیز رحمہ اللہ سے پہلے بھی یہ سلفی علماء پائے جاتے تھے اور اپنی بساط بھر اس وعظ و نصیحت کرتے تھے، لیکن سلفیت کو عام کرنے کیلئے سلطان کی طاقت کی ضرورت تھی تاکہ عقیدہ سلف پائیداری کے ساتھ منصہ شہود پر ظاہر ہوسکے، سنت کو سربلندی ملے اور شرک و بدعات کا خاتمہ ہو۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ) ترجمہ: بلا شبہ یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور ترازو کو نازل کیا، تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں، اور ہم نے لوہا اتارا جس میں سخت لڑائی (کا سامان) ہے اور لوگوں کے لیے بہت سے فائدے ہیں اور تاکہ اللہ جان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے کہ کون دیکھے بغیر اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بڑی قوت والا، سب پر غالب ہے۔[الحدید:25]۔

یہاں پر اللہ نے یہ خبر دی ہیکہ اس نے رسولوں کو مبعوث کیا اور کتاب و میزان کو اتارا تا کہ لوگوں کے درمیان عدل کو قائم کر سکے، اور اس بات کا بھی ذکر کیا کہ اس نے لوہا اتارا جس سے اس حق کی مدد کرتا ہے، معلوم ہوا کہ کتاب ذریعہ ہدایت ہے تو تلوار نصرت و مدد کا وسیلہ، اس طرح تمہارا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کے اعتبار سے کافی ہے، اسی لئے لوگوں کا معاملہ کتاب والوں اور تلوار والوں ہی سے درست ہوتا ہے، جس طرح کہ سلف میں سے کسی نے کہا ہے کہ دو قسم کے لوگوں کے سدھر جانے میں سارے لوگوں کی سدھار ہے: حکام اور علماء۔(مجموع الفتاوی:17 / 157)۔

اور اگر اسکی تصدیق چاہتے ہیں تو خود شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے حال پر غور کریں کہ آپ نے کس طرح نئے سرے سے سلفی دعوت کا آغاز کیا، لیکن چونکہ آپ کو کوئی صاحب اقتدار نہیں ملا جو آپ کی مدد کرتا، اسی لئے آپ کی وفات کے بعد آپ کے مخالفین آپ کی کتابوں کو جلا کر تباہ کرنے لگے۔ (الجامع لسیرۃ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ خلال سبعۃ قرون، ص 513)۔مگر بعد میں اللہ نے جب ملک عبد العزیز جیسے عظیم سلفی حاکم کو غالب کیا تو ان ساری کتابوں کو اس بندے نے منظر عام پر ظاہر کر دیا جس طرح کہ بعد میں بھی انکی اولاد آل سعود نے یہی کارنامہ انجام دیا۔

شیخ محمد خلیل ہراس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتابیں اور رسالے طاق نسیاں میں بند پڑی ہوئی تھیں، ملحدین اور اہل بدعت ان کتابوں کو منظر عام پر آنے ہی نہیں دیتے تھے، بلکہ ان کی اکثریت ان کتابوں کے پڑھنے سے لوگوں کو روکتی تھی، حتی کہ بعض اہل بدعت ان کتابوں کے ذریعے کتب فلاسفہ کی طرح استنجاء کرنے کو جائز قرار دیتے تھے! لیکن جب شیخ محمد بن عبد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

الوہاب رحمہ اللہ کی مبارک تحریک برپا ہوئی تو شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور آپ کے شاگرد رشید ابن القیم رحمہما اللہ کی کتابوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالا گیا اور اس مبارک کاروان تحریک کے متوالوں نے اس قیمتی علمی خزانے کو شائع کروا کر بڑے پیمانے پر اسکی نشر واشاعت کی، اس میدان میں ملک عبد العزیز رحمہ اللہ کا بہت بڑا کردار رہا ہے، یہاں تک کہ آپ کے عہد زریں میں شیخین کی کتابوں سے عام اور خاص تمام لائبریریاں بھری ہوئی تھیں۔(الحرکۃ الوھابیۃ، ص 43)۔

ساتھ ہی یہ بھی معلوم رہے کہ سعودی حکومت سے قبل ترکی دور میں مکہ اور مدینہ کے اندر شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ابن القیم رحمہما اللہ کی کتابوں پر پابندی عائد تھی، سرکاری سطح پر سخت نگرانی کی جاتی تھی، اگر کسی کے پاس انکی کتابیں پائی جاتی تھیں، بالخصوص ہندوستان سے کوئی حاجی اگر لیکر آتا تھا تو ان کتابوں کو ضبط کر کے لوگوں کے سامنے جلا دیا جاتا تھا۔(عنایۃ الملک عبد العزیز بالکتب اطلاعا ونشرا، ص 27)۔

ملک عبد العزیز رحمہ اللہ نے بچپن میں قرآن پاک سیکھا، اور بعض علمی متون کو اہل علم کے ہاتھوں پڑھا اور انہیں یاد کرلیا، اسکے بعد آپ نے کتابوں کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا، اور بہت سارے اہل علم کی کتابوں کو پڑھ ڈالا، اسکے لئے آپ باقاعدہ علمی مجالس قائم کرتے تھے، جہاں علماء اور فقہاء جمع ہوتے، اور آپ ان علمی مجلسوں سے بھرپور استفادہ کرتے تھے، آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دور حاضر میں اپنے دین اور عقیدہ سلف کی نشر واشاعت کیلئے منتخب کرلیا تھا، ملک عبد العزیز رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یعنی مجھے اور میرے آباء واجداد کو کتاب وسنت کیلئے چن لیا ہے کہ ہم اسے سیکھیں اور سلف صالح کے عقیدے کے مطابق اسکی نشر واشاعت کریں۔(عقیدۃ الشیخ محمد بن عبد الوہاب السلفیۃ واثرھا فی العالم الاسلامی: 2/ 953)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک معاصر اسکالر نے ملک عبد العزیز رحمہ اللہ کے بارے میں لکھا کہ آپ نے تاریخی تسلسل کے دھارے کو بند کر دیا، آپ تنہا اسلامی حل پیش کرتے اور وہ پورا بھی ہوتا، تاریخ کے ذمہ کچھ ایسے کام تھے جنہیں پورا ہونا باقی تھا لیکن جب وہ کام ملک عبد العزیز رحمہ اللہ کے ہاتھوں میں آئے تو آپ نے انہیں پورا کر کے ثابت کر دیا کہ جو انہیں صرف خواب سمجھتے تھے اور بیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں جب کہ سب لوگ یورپین غلامی سے آزادی کی امید چھوڑ چکے تھے اسے تنہا ملک عبد العزیز نے کر دکھایا۔

اس دور میں بھی آپ نے توحید کے علم کو بلند رکھا اور آپ نے پوری کوشش کی کہ آپ کی فوج صحابہ کی سیرت و کردار کا نمونہ بنے، اور آپ اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی رہے، آپ نے اپنی اور قوم کی حالت کو بدل دیا تو اللہ نے بھی آپ کا ساتھ دیا لیکن جو دشمنوں کے خوف میں رہے اور خود کو نہ بدل سکے اللہ نے ان پر دشمنوں کو مسلط رکھا۔ (السعو دیون والحل الاسلامی، ص 28)۔

جزیرہ نما عرب کو متحد کرنے اور وہاں کتاب وسنت کو نافذ کرنے نیز خوف و ہراس اور لوٹ مار کی جگہ امن و امان کے واپس لانے میں اللہ کے فضل و کرم اور اسکی توفیق کے بعد ملک عبد العزیز رحمہ اللہ کا کردار رہا ہے آخر اسے کون انکار کر سکتا ہے؟!

ملک عبد العزیز رحمہ اللہ نے اپنی وفات سے پہلے ہی ریاست کو متحد کر کے عقیدہ سلف کے مطابق کتاب وسنت کو نافذ کرنے میں کامیابی حاصل کر لی تھی، اور اسے عملی جامہ بھی پہنا دیا تھا، چنانچہ منہج سلف پر عمل کرتے ہوئے شرک و بدعات کے تمام مظاہر کا خاتمہ کر دیا۔

پھر آپ کے بعد آپ کے نیک بیٹے جانشین ہوئے جن میں سعود، فیصل، خالد، فہد، عبد اللہ اور قاری قرآن اور تاریخ دان بالخصوص اپنے والد کی سوانح کی اچھی جانکاری رکھنے والے سلمان الخیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شامل ہیں۔

ان تمام بیٹوں نے اپنے والد ہی سے عقیدہ سلفیت کو حاصل کیا تھا اور کتاب وسنت کی عظمت کو سمجھ کر انکی حفاظت کی اور سعودی ریاست کو اسی عظیم سلفی بنیاد پر قائم رکھا۔

۞۞۞

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

*توحید کی اہمیت:

درحقیقت توحید ہی وہ عظیم مقصد ہے جسکی خاطر اللہ نے ساری مخلوق کی تخلیق فرمائی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:(وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ) ترجمہ:اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا نہیں کیا مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں۔[الذاریات:56]۔میری عبادت کریں یعنی وہ مجھے ایک مانیں۔(معالم التنزیل:7/318)۔

اور بندوں پر اللہ کا سب سے عظیم حق یہی توحید ہی ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا (حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ، وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا) ترجمہ: اللہ کا حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔(صحیح بخاری:2856،صحیح مسلم:30)۔

اور تمام انبیاء کا یہی مشن تھا جسے لیکر وہ اپنی اپنی قوم کے پاس آئے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:(وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ) ترجمہ:اور بلاشبہ یقینا ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔ (النحل:36)۔

اور اللہ کی عبادت یہ ہیکہ اطاعت میں اسے اکیلا مانا جائے،یعنی اس بات کی گواہی دی جائے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے،اور اسکی عبادت اسی وقت پوری ہوسکتی ہے جب ساتھ میں اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا جائے اور ساتھ ہی اطاعت اور متابعت کی جائے۔

توحید ہی وہ چیز ہے جسکی طرف سب سے پہلے دعوت دی جاتی ہے،نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آغاز نبوت ہی میں اپنی قوم سے کہا تھا کہ لوگو!لا الہ الا اللہ کہو کامیاب رہو گے۔(مسند احمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

16603:)۔مزید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجتے وقت کہا تھا کہ وہاں جا کر لوگوں کو سب سے پہلے توحید باری تعالیٰ کی طرف دعوت دینا۔(صحیح بخاری:7372،صحیح مسلم:19)۔

توحید ہی وہ پہلی چیز ہے جسکے بارے میں سب سے پہلے بندے سے قبر میں سوال کیا جائے گا، چنانچہ پہلا سوال یہی ہوگا کہ تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟اور تمہارے نبی کون ہیں؟(مسند احمد:18534،سنن ابی داؤد:4753)۔

اور بروز قیامت بندوں کے قدم اس وقت تک ہل نہیں سکتے جب تک کہ ان سے یہ دونوں سوال نہ کر لئے جائیں گے:

1-ارشاد باری تعالیٰ ہے:(ما کنتم تعبدون) ترجمہ:تم کس چیز کی عبادت کرتے تھے؟(الشعراء:75)۔

2-ارشاد باری تعالیٰ ہے:(ماذا اجبتم المرسلین) ترجمہ:تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا؟(القصص:65)۔

عمل صالح کی قبولیت کیلئے توحید شرط ہے اور توحید سے بندہ اپنی دنیا اور آخرت دونوں جگہوں پر فائدہ اٹھاتا ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے کہا کہ توحید دین وملت کی اساس اور بنیاد ہے،سب سے عظیم اور افضل عمل ہے،بلکہ اعمال کا دارومدار اسی پر قائم ہے؛ کیونکہ توحید کے بغیر کوئی عمل درست نہیں ہوسکتا ہے،توحید کے بغیر ہر عمل باطل ہے،ارشاد باری تعالیٰ ہے:(وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) ترجمہ:اور اگر یہ لوگ شریک بناتے تو یقینا ان سے ضائع ہو جاتا جو کچھ وہ کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔[الانعام:88]۔

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے:(وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا) ترجمہ:اور ہم اس کی طرف آئیں گے جو انھوں نے کوئی بھی عمل کیا ہو گا تو اسے بکھرا ہوا غبار بنا دیں گے۔[الفرقان:23]۔

چنانچہ وہ سارے اعمال جن سے بندہ رب کا تقرب حاصل کرتا ہے ان اعمال کی قبولیت شرط توحید ہے، اور وہ توحید باری تعالیٰ ہے، عمل میں اخلاص پیدا کرنا ہے اور یہ ایمان لانا کہ صرف وہی تنہا عبادت کا مستحق ہے، اور یہی کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا مطلب بھی ہے، اسی کے ساتھ ایک دوسری گواہی دنیا بھی لازم ہے اور وہ یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، یہی دونوں گواہیاں دین وملت کی اساس اور بنیاد ہیں، چنانچہ کوئی بھی عمل کرلیں مگر ان دونوں گواہیوں کا اقرار نہ کریں اور نہ ہی انکے معانی پر ایمان لائیں تو سارے عمل باطل ہو جائیں گے، اسی لئے عمل کے دو شرائط ہیں: اللہ کیلئے اخلاص اور شریعت کی موافقت، چنانچہ عمل جو بھی ہو اگر اس میں اخلاص نہیں ہو گا یا وہ شریعت کے مطابق نہیں ہو گا تو باطل ہو گا، اسی طرح عمل جو بھی ہو اگر اس میں اللہ کی توحید اور اسکے رسول پر ایمان نہیں ہو گا تو وہ عمل باطل ہو گا۔

معلوم ہوا کہ دین وملت کی اساس اور بنیاد اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ساتھ ہی ان تمام امور پر ایمان ہو جنکی خبر اللہ اور اسکے رسول نے دی ہے خواہ وہ ماضی کی ہوں یا مستقبل کی، یہی دین وملت کی اساس اور بنیاد ہے، پھر اسکے بعد نماز وروزہ اور دیگر انجام دیئے جائیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:(الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ) ترجمہ:وہ لوگ جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو بڑے ظلم کے ساتھ نہیں ملایا، یہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔ [الانعام:82]۔ یہاں ظلم سے مراد شرک ہے۔

توحید خالص پر عمل ہمیشہ اللہ کے کچھ ہی مخلص بندے عمل کرتے آئے ہیں، اور اسی لئے امت محمدیہ کے اندر ایک ایسا گروہ ہر دور میں باقی رہے گا جس حق پر قائم ہوگا، اور سب سے عظیم حق جس پر وہ گروہ قائم ہوگا یہی توحید ہوگا کہ وہ خالص اس اللہ کی اطاعت اور عبادت کرے گا، شرک اور اہل شرک سے دور رہے گا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کرے گا۔

سو توحید کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ربوبیت، الوہیت اور اسماء وصفات میں تنہا اور اکیلا مانا جائے اور ان سارے امور کو اسی کیلئے خاص کیا جائے۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے کہا کہ توحید مجرد اس اقرار کو نہیں کہتے کہ اللہ کے سوا کوئی خالق نہیں ہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا رب اور مالک ہے، ایسا کہ بت پرست اسکا اقرار کرتے تھے، حالانکہ وہ پھر بھی مشرک ہی رہے، بلکہ توحید کے اندر اللہ کی محبت، اسکے لئے خضوع وخشوع، انکساری، اسکی اطاعت میں کمال پیمانے پر تابعداری، اسکی عبادت میں اخلاص، تمام اقوال واعمال میں خالص اسی کی رضا کی چاہت، لینا اور منع کرنا، ایسی محبت اور بغض جو انسان اور ان اسباب کے درمیان حائل ہوجائے جو معاصی کا باعث ہوں، یہ سب اس توحید میں شامل ہے۔ (مدارج السالکین : 1 / 339)۔

اس خالص عقیدے کو رسول اللہ کے جانثار صحابہ نے آپ سے من وعن حاصل کیا پھر اسے اپنے تابعین شاگردوں کی طرف منتقل کر دیا، پھر اسی طرح ائمہ سلف ایک دوسرے کو منتقل کرتے رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

*سلف کا مطلب:

سلف لغت میں کہتے ہیں اس چیز کو جو گزر چکا ہو، جو گزر چکا ہو اسکے بارے میں کہا جاتا ہے: سلف الشی ءسلفا، اسی لئے گزرے ہوئے لوگوں کو سلف کہتے ہیں۔(المحکم لابن سیدہ:8/500،لسان العرب:9/159)۔

اصطلاحی تعریف: علمائے عقیدہ کے نزدیک جب مطلق طور پر سلف کا لفظ بولا جائے تو اس سے مراد صحابہ، تابعین اور ائمہ دین کے خیر القرون کا وہ پہلا دور ہے دین میں جنکی امامت اور فضیلت سب کے یہاں مسلم ہے، جو سنت کی اتباع کرتے تھے اور بدعات سے اجتناب خود کرتے اور دوسروں کو بھی آگاہ کرتے تھے، اسی لئے اس دور کے لوگوں کو سلف صالح کہتے ہیں۔

سعودی حکومت اپنی پوری تاریخ میں جزیرہ نما عرب کے اندر کسی دن بھی اپنے اس سلفی منہج سے سر مو انحراف نہیں کیا ہے جو صحیح اسلام کی نمائندگی کرتا ہے اور جسے لیکر ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیکر آئے ہیں، وہ صحیح سلفی منہج جسکے اندر کوئی التباس اور غموض نہیں ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ عقیدہ جسکی طرف شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ نے دعوت دی تھی وہ یہی عقیدہ سلف ہے، اور یہی سعودی حکومت کا بھی عقیدہ ہے، اور اسکی حقیقت یہ ہیکہ کتاب وسنت اور منہج سلف کو مضبوطی کے ساتھ تھام لیا جائے اور عقیدہ واحکام میں اسی طرح عمل کیا جائے جس طرح کتاب وسنت دلالت کرتے ہوں اور جس منہج پر صحابہ اور تابعین قائم تھے۔(مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ:7/179)۔

ہمارے ملک کے حکام نے اسی سلفی منہج کو پورے اعتقاد، محبت اور یقین کے ساتھ اپنایا ہے، اس سے محبت کی ہے، اس پر عمل کرتے ہیں اور ساتھ ہی اسکی نشر واشاعت اور اسکا دفاع بھی کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

یہ سلفی منہج وہ معتدل منہج ہے جس میں نہ تو کوئی غلو اور بے رخی ہے اور نہ ہی کوئی افراط اور تفریط ہے۔

ذرا غور کریں بانی مملکہ ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ کے اس خطاب پر جسے آپ نے لوگوں کے سامنے 1348ھ میں پیش کیا تھا، کہتے ہیں کہ یہ اللہ ہی جانتا ہے کہ توحید صرف ہماری ہڈیوں اور جسموں ہی میں رچا بسا نہیں ہے بلکہ یہ توحید ہمارے قلوب اور تمام اعضاء و جوارح میں رچ بس گیا ہے، ہم توحید کو اپنے ذاتی مفادات کیلئے استعمال نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی کسی دنیاوی فائدے کی خاطر ہم نے اسے اپنایا ہے بلکہ یہی ہمارا راسخ عقیدہ اور قوی ایمان ہے، ہمارا مقصد صرف یہ ہیکہ اللہ کے اس کلمہ کو سربلندی حاصل رہے۔(المصحف والسیف،ص 59)۔

اسی طرح آپ نے ایک دوسرے خطاب میں کہا کہ یقینا میں ایک سلفی ہوں، میرا عقیدہ سلفیت ہے، میں کتاب وسنت کے مطابق چلتا ہوں۔(المصحف والسیف،ص 135)۔

۞ ۞ ۞

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

*سعودی حکومت کا اپنے تینوں ادوار میں سلفی منہج کی پابندی کرنا:

ملک عبد العزیز رحمہ اللہ اپنے تمام علاقائی اور بیرونی اسلامی خطابوں میں برابر یہ کہتے تھے کہ مملکت سعودی عرب پہلی اور دوسری سعودی حکومت ہی کا امتداد ہے، پچھلی دونوں حکومتیں عقیدہ سلف ہی پر قائم ہوئی تھیں، آپ نے یہ بھی کہا کہ بالآخر اللہ تعالیٰ نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ابن القیم رحمہما اللہ پھر انکے بعد شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کو پیدا کیا جنکے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کو خوب فائدہ پہونچایا، بطور خاص شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کے ذریعے کہ جنکے دور میں اسلام کے شعائر مٹ چکے تھے، شبہات و بدعات کی کثرت تھی، چنانچہ ہمارے اسلاف نے کتاب وسنت کے نصوص کے مطابق عمل کیا اور اسے قبول کیا اور اللہ نے ان ہاتھوں اسے نافذ کیا، اور ان شاء اللہ ہم بھی انکے کے طریقے اور اعتقاد پر قائم ہیں، امید رکھتے ہیں کی اللہ ہمیں اسی کی خاطر زندہ رکھے گا اور اسی پر ہماری موت دے گا۔(لسراۃ اللیل ھتف الصباح، ص 527)۔

یہ ہمارے خادم الحرمین الشریفین ملک سلمان بن عبدالعزیز ہیں جو کہتے ہیں کہ میں تمام اسکالروں اور مفکروں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ وہابیت جیسی اصطلاح سے دھوکہ نہ کھائیں، یہ مجرد ایک اصطلاح ہے، دراصل انہیں نہیں معلوم کہ اس اصطلاح کے پیچھے صحیح اور صاف شفاف عقیدہ سلف پر طعن وتشنیع مقصود ہے، یہ دراصل وہی عقیدہ ہے جو کتاب اللہ کے اندر وارد ہوا ہے اور جسکا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے، بالخصوص یہ طعن وتشنیع ایسے لوگوں کی طرف سے کی جاتی ہے جنہیں ایک طرف یہ بالکل پسند نہیں ہے کہ اس عقیدے کو عام کیا جائے اور دوسری طرف انہیں یہ بھی پسند نہیں ہے کہ اس بنیاد پر کوئی حکومت قائم ہو جو سب سے پہلے دین کی خدمت کرے، لوگوں کے حقوق کا تحفظ کو یقینی بنائے اور حرمین شریفین کی خدمت انجام دے، اور یہ کردار سعودی عرب ادا کر رہا ہے، اللہ نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

اسے موقع عطا کیا ہے جو تمام مسلمانوں کی خدمت کر رہا ہے اور اس دین کی حفاظت بھی کر رہا ہے کیونکہ یہ حکومت اسی عقیدے کی بنیاد پر قائم ہے اور اسی پر باقی رہے گا۔(فلیحذر الباحثون من فخ الوھابیۃ کے عنوان سے ملک سلمان نے خطاب کیا تھا جسے جریدہ الحیاۃ نے مورخہ 14 / 5 / 1431 ھ میں شائع کیا تھا)۔

1345 ھ میں جب ملک عبد العزیز رحمہ اللہ پہلی بار مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو یہ اعلان کیا کہ اسلامی احکام اسی طرح سے نافذ کئے جائیں گے جس طرح کتاب وسنت کے اندر وارد ہوئے ہیں اور جس طرح صحابہ کرام اور سلف صالح نے عمل کیا تھا، اور یہ سعودی دستور کے آرٹیکل نمبر 6 میں شامل ہے۔(التنظیمات الاداریہ للدولۃ فی عھد الملک عبد العزیز کے عنوان سے واس ویب پر ایک مقالہ ہے)۔

اسی طرح آپ نے 1349 ھ میں مجلس شوری کے افتتاحی خطاب میں کہا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ ہمارے احکام اور دستور کی بنیاد اسلامی شریعت ہے۔(المصحف والسیف، ص 64)۔

اسکے ستر سال بعد ملک کا بنیادی دستور تحریر میں لایا گیا جو کہ ایک سلفی دستور ہے جس کے اندر شروع سے آخر تک کتاب وسنت ہی مصدر اور بنیاد ہے، وللہ الحمد والشکر۔

مملکت سعودی عرب توحید کے تحفظ اور شرک سے آگاہی کے میدان میں جو کردار ادا کر رہا ہے یہ کسی سے مخفی نہیں ہے، بلکہ دونوں ایک دوسرے کے لازم ملزوم بن چکے ہیں، سو ہمارا ملک بلاد توحید ہے، توحید کا داعی ہے، توحید کا علم سر بلند کرنے والا ہے، یہ سب اللہ کے فضل وکرم اور اسکی توفیق سے ہے، پھر یہاں کے حکمرانوں کی کوشش ہے جو توحید کے تحفظ اور اسکے دفاع میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

*عقیدہ توحید کی حفاظت میں مملکت سعودی عرب کی کوششیں:

اوران شاء اللہ میری گفتگو اسی تعلق سے ہوگی کہ مملکت سعودی عرب توحید کے تحفظ اور شرک سے آگاہی کے میدان میں کیا کردار ادا کر رہا ہے:

*** پہلا - تحفظ عقیدہ:**

مملکت سعودی عرب اس بات میں ممتاز ہیکہ یہ حکومت کتاب وسنت اور صحیح عقیدے پر قائم ہوئی ہے، اور اسی کی طرف دعوت بھی دیتی ہے، جیسا کہ باجی مملکہ کے سوانح میں گزر چکا ہے، چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ یہ چیز آپ کو مملکہ کے تمام شعبوں اور گوشوں میں نمایاں نظر آئے گی؛ خواہ وہ دستور ہو، کوئی عام پیغام اور ہدایت ہو یا کوئی عمل، اس پہلو کو ذیل میں ہم ذرا تفصیل سے پیش کرتے ہیں:

1- سلفی عقیدے کو اپنانا، کتاب وسنت کو فیصل بنانے کی طرف دعوت دینا اور سلف صالح کے منہج کی پیروی کرنا، یہ چیز آپ حکومت کے دستور و نظام اور دیگر بیانات میں نمایاں پائیں گے۔

یہاں کا جو سب سے اعلی نظام ہے جسے ہم ملک کا بنیادی دستور کہتے ہیں اسکے اندر عقیدہ اسلامی کی صراحت بار بار آئی ہے، بلکہ عقیدہ اسلامی اور کتاب وسنت کی بالادستی کا ذکر تیس بار آیا ہے۔ اس دستور کا مطالعہ کرنے والا پائے گا کہ اسکے آغاز ہی میں پوری صراحت کے ساتھ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ مملکت سعودی عرب کا دستور کتاب وسنت ہے (النظام الأساسی للحکم ،آرٹیکل نمبر 1)۔ اور کتاب وسنت ہی پر بادشاہ کی بیعت عمل میں آتی ہے (النظام الأساسی للحکم ،آرٹیکل نمبر 6)۔

اسی طرح مملکہ کی یہ کوشش ہیکہ بچپن ہی سے تعلیم وتربیت کے ذریعے نئی نسل کے دلوں میں اسلامی عقیدے کو بٹھا دیا جائے تاکہ وہ اپنے اس عقیدے پر اسلامی معاشرے میں رہ کر فخر کرسکے (النظام الأساسی للحکم ،آرٹیکل نمبر 9، 13)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اور دستور کے اندر اسی عقیدے کے تحفظ کو یقینی بنانے کو واجب قرار دیا گیا ہے (النظام الأساسی للحکم ، آرٹیکل نمبر 23)۔
بلکہ مسلح فوج کے ذریعے اسکے دفاع کو واجب قرار دیا گیا ہے (النظام الأساسی للحکم ، آرٹیکل نمبر 33)۔

اور دستور کے اندر اس بات کی صراحت بھی ہیکہ عقیدے کا دفاع صرف حکام اور فوج ہی پر واجب نہیں ہے بلکہ ہر شہری کی یہ ذمیداری ہے (النظام الأساسی للحکم ، آرٹیکل نمبر 34)۔
اسلامی عقیدے کے اہتمام کے جملہ پہلوؤں میں سب سے نمایاں پہلو شریعت کا نفاذ ہے اور اسلامی شریعت ہی کو مملکت سعودی عرب کے تمام نظاموں پر بالادستی دینا ہے (النظام الأساسی للحکم ، آرٹیکل نمبر 1)۔

اور یہ دراصل اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی بجا آوری ہے، چنانچہ مملکہ کے اندر قانون سازی اور فیصلے کیلئے اسلامی شریعت ہی طرف رجوع کیا جاتا ہے کسی دوسرے دستور کی طرف نہیں، یہاں پر ایک مفتی اگر فتوی دیتا ہے اور ایک قاضی اگر فیصلہ کرتا ہے تو وہ شریعت کی روشنی ہی میں کرتا ہے (النظام الأساسی للحکم ، آرٹیکل نمبر 45، 46)۔
اسی طرح عقیدے سے مضبوطی کے ساتھ جڑے رہنے اور اسکے اہتمام کرنے کا، ایک نمایاں پہلو یہاں کی ملکی وحدت اور حکام کے خلاف خروج و بغاوت کے فتنے کا دفعیہ کرنا ہے (النظام الأساسی للحکم ، آرٹیکل نمبر 11، 12، 39)۔
چنانچہ یہاں ہے لوگ مل کر رہنے کے عادی ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ نیکی اور تقوی کی بنیاد پر تعاون کرتے ہیں، اور اختلاف اور فتنوں کو کسی بھی طریقے سے ختم کرنے کی کوشش کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔اسے یہ اپنا شرعی اورعقدی مقصد مانتے ہیں جس سے انکا معاشرہ دینی اور دنیوی ہر اعتبار سے محفوظ رہتا ہے۔

اسی طرح حاکم کی بیعت اور اسکی وفاداری کی بھی صراحت ہے (النظام الأساسی للحکم، آرٹیکل نمبر 5)۔

اور یہ بھی اصول عقیدہ میں شامل ہے، چنانچہ ملکوں میں عموما فساد اور ہنگامہ اسی باب سے خارجی فکر کے ذریعے برپا کیا جاتا ہے، اور پھر اسکے نتیجے میں ملک قتل وخونریزی کا میدان بن جاتا ہے، اللہ ہم سب کو تمام فتنوں اور برائیوں سے محفوظ رکھے۔

2-کتاب وسنت کی پیروی کرنے، اسکا دفاع کرنے اور شریعت کو نافذ کرنے کی وضاحت:

یہاں کے حکام کے بیانات میں آپ اکثر کتاب وسنت اور عقیدہ ومنہج کی وضاحت پائیں گے جس پر یہ حکومت تین سو سال قبل قائم ہوئی ہے، ملک عبد العزیز رحمہ اللہ سے لیکر آج تک انکے سارے لڑکے اسکی وضاحت کرتے آئے ہیں اور اپنے قول وعمل سے اسکی پابندی بھی کی ہے، اور رعایا پر اسے نافذ بھی کیا ہے، چنانچہ یہ ہر طرح کی خوشحالی اور عزت وتمکین کو اسی عقیدے اور کتاب وسنت سے جوڑ کر دیکھتے ہیں۔

بانی مملکہ ملک عبد العزیز رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں کچھ بھی نہیں تھا مگر آج ایک ایسی وسیع ریاست کا حاکم ہوں جو شمال میں عراق اور شام تک، جنوب میں یمن تک، مغرب میں بحر احمر تک اور مشرق میں خلیج عرب تک پھیلی ہوئی ہے، اس ملک کو میں نے فتح کیا ایسے حالات میں جس وقت کہ ہمارے پاس سوائے ایمان، عقیدے کی قوت اور کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھام لینے کے کچھ بھی نہیں تھا، اسی بنیاد پر اللہ نے ہماری مدد فرمائی ہے۔(المصحف والسیف، ص 55)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملک فہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کتاب وسنت کے ذریعے فیصلہ کرنے کی اہمیت بہت بڑی ہے، جو کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ نہیں کرے گا وہ ہلاک ہوجائے گا، اور دنیا وآخرت ہر جگہ خسارے میں رہے گا۔ (خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز نے 6 / 12 / 1403 ھ میں حجاج کرام کے سامنے خطاب کیا تھا جسے جریدہ الجزیرہ نے مورخہ 26 / 8 / 1422 ھ میں شائع کیا تھا)۔

3-عقیدہ سلفیت کو ملک کے اندر اور بیرون ملک ہر جگہ عام کرنا:

بلا شبہ چھوٹے بچوں کو عقیدہ صحیحہ کی تعلیم دینا بڑی اہمیت کی حامل ہے؛ کیوں کہ اسکی زندگی میں اسی کا اثر باقی رہتا ہے، اور یہی نبوی منہج بھی ہے جیسا کہ ایک حدیث کے اندر وارد ہوا ہے:

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: " كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ فِتْيَانٌ حَزَاوِرَةٌ، فَتَعَلَّمْنَا الْإِيمَانَ قَبْلَ أَنْ نَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ، ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَازْدَدْنَا بِهِ إِيمَانًا".

ترجمہ: سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اور ہم طاقتور نوجوان تھے، ہم نے قرآن سیکھنے سے پہلے ایمان کو سیکھا، پھر ہم نے قرآن سیکھا، تو اس سے ہمارا ایمان اور زیادہ (بڑھ) ہوگیا۔ (سنن ابن ماجہ: 61)۔

حزاورہ جمع ہے حزور کی، اس سے طاقتور نوجوان مراد ہے جو بلوغت کے قریب پہونچ چکا ہو۔ (الصحاح: 2 / 629)۔

مملکت سعودی عرب کی یہ خوبی ہے کہ یہاں جس وقت بچے مدارس میں داخل ہوتے ہیں اسی وقت سے صحیح عقیدے کی تعلیم دی جاتی ہے اور یونیورسٹی میں فراغت تک عقیدہ توحید کی تعلیم جاری رہتی ہے، چنانچہ یہاں پر مدارس اور جامعات میں صحیح عقیدے کی تعلیم دی جاتی ہے جو اس پختہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان ویقین پر قائم ہے کہ اللہ ہی سارے جہان کا رب اور مالک ہے، وہی عبادت کے لائق ہے، اسکے اسماء وصفات پر ایمان لانا ضروری ہے، اسکے فرشتوں اور کتابوں پر، آخرت پر اور اچھی بری تقدیر پر بھی ایمان لانا واجب ہے، بلکہ وہ سارے امور غیب اور اصول دین جو کتاب وسنت سے ثابت ہیں اور جن پر سلف صالح کا اجماع ہے، تمام احکام واوامر میں اللہ کی فرمانبرداری اور اسکے رسول کی اطاعت واجب ہے۔

یہ سارے اصول آپ کو یہاں کے نصاب تعلیم میں مل جائیں گے، بلکہ مملکت سعودی عرب کے اندر یہ نصاب تعلیم کا بنیادی حصہ ہے، جس پر یہاں کا تعلیمی سسٹم قائم ہے، چنانچہ جو یہاں کی سیاست کا مطالعہ کرے گا وہ یہ ضرور پائے گا کہ یہاں کے طلبہ پر اسلامی عقائد کا گہرا اثر پایا جاتا ہے، کیونکہ یہ توحید خالص اور اسکے مخالف شرکیہ امور کو تعلیمی اداروں میں اچھی طرح سیکھ لیتے ہیں، جسکی وجہ سے یہ عقیدے میں خلل یا کسی بھی قسم کی عقدی برائی سے محفوظ رہتے ہیں جبکہ دوسرے ملکوں میں ایسا نہیں ہے۔

اور جہاں تک بیرون ممالک سلفی عقیدے کے رواج دینے کا تعلق ہے تو اس حکومت نے اکثر ممالک میں اسلامی مراکز قائم کر رکھے ہیں جہاں پر داعیان اسلام کتاب وسنت کی روشنی میں علم وبصیرت کے ساتھ دعوت دین کا کام انجام دے رہے ہیں، اور لوگوں کو صحیح عقیدے کی تعلیم دیتے ہیں، اسی طرح ملک کے اندر بھی بعض یونیورسٹیوں میں یہ کام بڑے پیمانے پر ہو رہا ہے جہاں باہر سے طلبہ آکر دینی علوم اور عقیدہ ومنہج سیکھتے ہیں۔

4- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینا:

یہ بھی مملکت سعودی عرب کے نمایاں خصوصیات میں سے ہے، یہ عظیم فریضہ جو کہ اکثر ممالک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مفقود نظر آتا ہے، جسے بڑی ذنیداری کے ساتھ مملکت سعودی عرب ادا کر رہا ہے۔

سب سے بڑا معروف توحید ہے، اور سب سے بڑا منکر شرک باللہ ہے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اعلی کمیٹی یہاں کے حکام کے تعاون کے ساتھ اس فریضے کو بحسن وخوبی انجام دے رہی ہے تا کہ اسکا عظیم مقصد پورا ہو، اعلی کمیٹی کی کوششیں اس میدان میں بیش بہا ہیں جسکا ہر کوئی مشاہدہ کرسکتا ہے، خواہ یہ موسم حج میں ہو جہاں لوگوں کو صحیح عقیدے کی تعلیم دی جاتی ہے اور انکی غلطیوں کی تصحیح کی جاتی ہے، حجاج کرام انکی باتیں سنتے ہیں اور اکثر لوگ حق کو قبول بھی کرتے ہیں، اور یہاں پر عقیدے اور دین کی جو کتابیں شائع کی جاتی ہیں انہیں پڑھنے کیلئے لوگ مطالبہ بھی کرتے ہیں، بطور خاص اعلی کمیٹی کی طرف سے جن کتابوں کی طباعت عمل میں آئی ہے ان میں شرک، جادو، بدعات اور غلو سے آگاہ کیا گیا ہے بطور خاص منحرف افکار اور گمراہ جماعتوں سے ہمہ وقت تحذیر کی جارہی ہے، اور اسے کبھی کبھار باقاعدہ منظم طور پر خصوصی پروگراموں کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے جیسے کہ "تبیان حق اللہ" اور "خطورۃ الخروج علی ولاۃ الأمور" جیسے پروگرام جنکے ذریعے عوام کی اصلاح اور رہنمائی کی جاتی ہے۔

5-عقیدہ سلف پر مبنی کتابوں کی نشر و اشاعت:

مملکہ کی جدید تاریخ کے مطالعہ کرنے والے سے یہ مخفی نہیں ہے کہ ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ اہل علم کی کتابوں کا کس قدر اہتمام کرتے تھے، اور یہ بات گزرچکی ہے کہ آپ علماء کے ساتھ خصوصی مجلسیں منعقد کرتے تھے جن میں کتابوں کی پڑھائی اور علمی مناقشہ کیا جاتا تھا۔

دراصل علم شرعی اور عقیدہ توحید سے محبت کا نتیجہ تھا کہ آپ وسیع پیمانے پر عقیدہ سلف کی نشر واشاعت کا خاص اہتمام کرتے تھے، جیسا کہ جریدہ ام القری کا بیان ہے کہ آپ نے جب یہ عزم کیا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین خالص پوری دنیا میں عام ہو جائے تو اسکے لئے آپ نے مناسب کتابوں کی نشر و اشاعت کے تعلق سے علماء سے مشورہ لیا؛ تاکہ آپ اسے عملی جامہ پہنا سکیں، اس کیلئے علماء نے آپ کو ان کتابوں کی نشر واشاعت کا مشورہ دیا جو توحید کی حقیقت واضح کرتی ہوں، جن میں کچھ کتابیں مطبوع تھیں اور کچھ غیر مطبوع، چنانچہ آپ نے ہزاروں کی تعداد میں مطبوع کتابوں کو خریدا اور جو غیر مطبوع تھیں انکی طباعت اور تقسیم کا حکم دیا۔ (جریدہ ام القریٰ شمارہ نمبر 219، مزید دیکھیں: حرکۃ احیاء التراث فی المملکہ العربیہ السعودیہ، ص 72)۔

خیر الدین زرقلی نے اپنی کتاب ”الوجیز فی سیرۃ الملک عبد العزیز“ کے اندر باقاعدہ ایک فصل قائم کیا ہے جس کے اندر کتب سلف کے ساتھ آپ کی عنایت اور اہتمام کا خصوصی ذکر کیا ہے، اور یہ کہ آپ نے ہندوشام کے اندر کتابوں کے مالکان کی کس طرح امداد کی، آپ نے ایسی کتابیں بھی شائع کروائیں کہ جن پر آپ کا کوئی ذکر نہیں، چنانچہ ہندوستان میں ایسی کتابیں آپ کے خرچ پر شائع کی گئیں جن پر یہ لکھا گیا کہ یہ کتاب اس بندہ کے خرچ پر شائع ہوئی ہے جو اپنے رب سے اجر کی امید رکھتا ہے۔ (الوجیز فی سیرۃ الملک عبد العزیز، ص 339، عنایۃ الملک عبد العزیز بنشر الکتب، ص 13)۔

بعض باحثین نے تو ان کتابوں کی تعداد بھی گنائی ہے جنہیں آپ نے شائع کرنے کا حکم دیا تھا چنانچہ انکی تعداد ایک مجلد سے لیکر دس مجلدات کے درمیان تقریباً سو تک پہونچتی ہے۔ (عنایۃ الملک عبد العزیز بنشر الکتب، ص 22)۔ اور اس زمانے میں تنگی کی حالت کا اندازہ ہر کسی کو ہے کہ آپ نے سلفی عقیدے اور علم صحیح کی نشر و اشاعت کیلئے کس قدر محنت اور مال کو صرف کیا ہوگا۔

ذیل میں کچھ کتابوں کے نام دیئے جا رہے ہیں جنہیں آپ کے خاص صرفہ پر شائع کی گئیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

-تفسیر ابن کثیر، اسی کے ساتھ تفسیر بغوی۔

-البدایہ والنہایہ لابن کثیر۔

-المغنی، اسی کے ساتھ الشرح الکبیر لابن قدامہ۔

-کشاف القناع للبھوتی۔

-کتاب الشریعہ للآجری۔

-منتھی الارادات للبھوتی۔

-مجموع الفتاوی والرسائل النجدیہ۔

-طبقات الحنابلہ لابی یعلی۔

-نزھۃ الخاطر العاطر شرح روضۃ الناظر لابن بدران۔

-کتاب السنہ لعبداللہ بن احمد۔

-معالم السنن للخطابی، اسی کے ساتھ شرح تہذیب سنن ابی داؤد لابن القیم۔

-الآداب الشرعیہ والمنح المرضیہ لابن مفلح۔

-روضۃ المحبین لابن القیم۔

-مجموعۃ التوحید۔

-مجموعۃ الحدیث۔

-الفروسیہ لابن القیم۔

-منہاج السنہ لابن تیمیہ۔

-شرح العقیدہ الطحاویہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

-مدارج السالکین لابن القیم۔

-مختصر الفتاوی المصریہ لابن تیمیہ۔

-الرد علی ابن البکری لابن تیمیہ۔

-الرد علی الاخنائی لابن تیمیہ۔

-کتاب التوحید واِثبات صفات الرب لابن خزیمہ۔

-مختصر الصواعق المرسلہ لابن القیم۔

-دیوان ابن سحمان۔

-کتاب الزھد للأامام احمد۔

-جامع الأصول لابن اثیر۔

کچھ کتابیں ایسی بھی ہیں جنہیں آپ نے شائع تو نہیں کروایا مگر انہیں خرید کر ضرور تقسیم کروایا۔
آپ نے اس قدر کتابوں کو شائع اور تقسیم کروایا مگر یہ کہیں نہیں ملتا کہ آپ نے کوئی ایسی کتاب شائع کی ہو یا تقسیم کیا ہو جس سے بدعت کی تائید ہوتی ہو یا سنت کی مخالفت ہوتی ہو چہ جائیکہ کسی کتاب سے غلط عقیدے کا پرچار ہو۔

سلفی کتابوں کے اس قدر شائع اور تقسیم کرنے کی بنا پر. بہت سارے علماء نے ان کتابوں کے آغاز میں یا خاتمے پر کچھ نہ کچھ قیمتی کلمات لکھے ہیں بطور خاص جنہوں نے کتابوں کی اشاعت کی نگرانی کی تھی، ان میں سے عالم اسلام کے صرف چار علماء کے کلمات ذیل میں نقل کر رہا ہوں:

الف-شیخ محمد حامد الفقی "مختصر الفتاوی المصریہ لابن تیمیہ" کے خاتمے پر لکھتے ہیں:

أما بعد: اس کتاب کی اشاعت سنت محمدیہ چھاپہ خانے سے ہوئی ہے جسکی اشاعت کا حکم صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجلالہ امیر المومنین ملک عبد العزیز رحمہ اللہ نے دیا جو کہ امام الموحدین، ناصر السنہ والدین، قامع البدعہ والمبتدعین، خادم الحرمین الشریفین، صقر جزیرہ وفخر عروبہ اور تمام مسلمانوں کے مطمح نظر ہیں، اللہ آپ کی حفاظت فرمائے اور اپنی تائید خاص سے نوازتا رہے، خدمت دین اور آثار سلف کی نشر واشاعت کے لئے آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے، آپ کی اور آپ کی نیک دل اولاد کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائے۔ (مختصر الفتاوی المصریہ، ص 652)۔

ب- شیخ احمد محمد شاکر "شرح الطحاویہ فی العقیدہ السلفیہ" لابن ابی العز الحنفی کے مقدمہ میں کہتے ہیں:

یہ امام طحاوی کی کتاب عقیدہ سلفیہ کی بڑی نفیس شرح ہے، جسے ملک معظم، سید العرب، رافع لواء التوحید، قائم علی احیاء مذہب السلف، امام الموحدین امام عبد العزیز بن عبد الرحمن الفیصل آل سعود رحمہ اللہ ورضی عنہ نے اپنے خاص صرفہ سے شائع کروا کر اسے اللہ کی خاطر وقف کر دیا ہے، اسے پہلی بار 1349ھ میں مکہ مکرمہ کے اندر مطبعہ سلفیہ سے شائع کیا گیا تھا، اس وقت اسکی وہاں بھی ایک شاخ تھی۔ (شرح العقیدہ الطحاویہ، ص 5)۔

ج- شیخ محمد بہجت بیطار کہتے ہیں: میں توحید، تفسیر، حدیث اور فقہ اسلامی سے متعلق ان جامع اور مفید کتابوں کو یاد کرتا ہوں جنہیں امام عبد العزیز رحمہ اللہ نے اپنے خاص خرچ سے شائع اور تقسیم کروایا ایمان واحتساب کے پیش نظر تو پتہ چلتا ہے کہ ان کی تعداد ہزاروں میں پہونچتی ہے۔ میں انہیں اسلامی کتابیں کہتا ہوں، نجدی یا وہابی کتابیں نہیں کہتا؛ کیونکہ ان کتابوں میں اکثریت عہد وسطی کے محققین علماء کی ہیں جیسے کہ ابن تیمیہ اور انکے شاگرد ابن القیم، مفسر العماد ابن کثیر، اور صاحب مغنی موفق ابن قدامہ وغیرہ۔ (جریدہ ام القری، شمارہ نمبر 1150)۔

د- شیخ عبد القادر بدران دمشقی "نزہۃ العاطر الخاطر" کے خاتمے میں لکھے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب امام عبدالعزیز بن عبدالرحمن الفیصل آل سعود کے خرچ پر شائع ہوئی ہے، وہ عالی جاہ مقام کہ جہاں تک پہنچنے کیلئے ستارے بھی رشک کرتے ہیں، اور جسکی تعریف اور مدح سرائی میں ہر کوئی رطب اللسان ہے، جو سیف وقلم کا جامع ہے، قامع بدعت وضلالت ہے، ان سنتوں کا احیاء کرنے والا ہے جو مٹ چکی تھیں، عقل وسنان کے ذریعے حق کی تائید ومدد کرنے والا ہے، جسکے وجود سے راتیں بھی مسکراتی ہیں، جسکی گفتگو اور جود وسخا سے عدل کا ترازو قائم ہے، جو شریعت محمدی کا مجدد ہے اور مذہب احمدی کو جس نے ثریا کی بلندی تک پہونچا دیا ہے۔(نزھۃ الخاطر:2/ 475)۔

علم شرعی صحیح کی نشر واشاعت ہی کی وجہ سے آپ کی اولاد نے بھی خوب نام اور محبت کمائی ہے، چنانچہ علم شرعی اور بالخصوص عقیدے میں کم ہی کوئی کتاب آپ کو ملے گی جسکی نشر واشاعت میں انکا نام نہ ہو، اسی طرح آپ کو ایسی کوئی کتاب نہیں ملے گی جسے انہوں نے شائع یا تقسیم کیا ہو اور اس میں عقیدے کی کوئی کمی یا خلل ہو، یہ سب اس عظیم ملک پر بس اللہ ہی کی توفیق اور اسی کا فضل وکرم ہے اسکے حکام بھی داعی الی اللہ ہیں۔

الحمدللہ آج بھی حرمین شریفین اور یہاں کی دیگر مساجد کے اندر علمی حلقے قائم ہیں جہاں پر عقیدہ توحید پر مشتمل کتابوں کا درس ہوتا ہے، اور اسی طرح یہاں کے مدارس وجامعات و دیگر علمی معاہد میں بھی انکی تدریس عمل میں آتی ہے، یہاں پر کتب بدعت اور اہل بدعت سے صرف تحذیر کی جاتی ہے، بلکہ یہاں پر حج بیت اللہ کے نام پر جو عالم اسلام کی سب سے بڑی بھیڑ اکٹھا ہوتی ہے وہاں بھی الحمد للہ توحید ہی کا درس اور اسکا اظہار ہوتا ہے اور شرک وبدعات کے خاتمے پر گفتگو کی جاتی ہے، یہ سب کے فضل اور یہاں کے حکام کے سبب ہے جو توحید کی نصرت وتایید کرنے والے اور شرک وبدعات کو مٹانے والے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6-شرعی حدود کا قیام:

یہ بھی بہت ہی عظیم اور اہم کارنامہ ہے جسے یہاں کے حکام انجام دیتے ہیں، حدیث کے اندر وارد ہوا ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِي بِلَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ".

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی ایک حد کا نافذ کرنا اللہ تعالیٰ کی زمین پر چالیس رات بارش ہونے سے بہتر ہے"۔ (سنن ابن ماجہ: 2537)۔

(سند میں سعید بن سنان ضعیف راوی ہے، لیکن شواہد کی بناء پر یہ حسن ہے، ملاحظہ ہو: سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ،للالبانی: 331)، جیسے بارش سے خوشحالی آجاتی ہے، کھیتیاں لہلہانے لگتی ہیں۔ ایسے ہی رعایا کی زندگی اسلامی حدود کے نافذ کرنے سے ہوتی ہے، مجرمین کو سزا ہوتی ہے لوگوں کے جان و مال محفوظ رہتے ہیں، اور لوگوں کو راحت حاصل ہوتی ہے۔ مترجم)۔

اس وقت دنیا میں یہ واحد ملک ہے جہاں شرعی حدود نافذ کئے جاتے ہیں، اس ملک کی فضیلت کیلئے اس زمانے میں صرف یہی ایک کارنامہ کافی ہے۔ یہ حکم توحید ربوبیت، توحید الوہیت اور اللہ کی تابعداری میں شامل ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: (إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ) ترجمہ: حکم اللہ کے سوا کسی کا نہیں۔ (یوسف: 40)۔ مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے: (وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ) ترجمہ: آپ ان کے معاملات میں اللہ کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی حکم کیا کیجئے۔ (المائدہ: 49)۔

یہ سب اللہ کی توفیق سے ہے جو ان حکام کو نصیب ہے جو شرعی حدود کو قائم کرتے ہیں اسے دین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور عبادت سمجھ کر، طعن وتشنیع کرنے والوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔

7- قرآن کی اشاعت کیلئے باقاعدہ ایک کمپلیکس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اسی طرح حدیث کی اشاعت کیلئے بھی ایک کمپلیکس کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے:

قرآن پاک اور اسکے ترجمہ وتفسیر کی اشاعت کیلئے دنیا کا سب سے بڑا کمپلیکس قائم کیا گیا ہے، جہاں سے سادہ مصحف کے ساتھ قرآن کی مختلف تفاسیر اور متعدد زبانوں میں ترجمہ بھی شائع کیا جاتا ہے، اور انہیں پوری دنیا میں تقسیم کیا جاتا ہے، شاید یہ ایسا کارنامہ ہے کہ جسے مرور زمانہ کے ساتھ صدیوں سے کسی نے انجام نہیں دیا ہے۔

اسکے ساتھ ہی ملک سلمان بن عبد العزیز نے "مجمع خادم الحرمین الشریفین الملک سلمان بن عبدالعزیز آل سعود للحدیث النبوی الشریف" کے نام سے ایک حدیث کمپلیکس قائم کرنے کا حکم صادر کیا ہے۔

8- حرمین شریفین کی تعمیر وتوسیع کا اہتمام اور اسے معنوی اور حسی طور پر شرک وبدعات اور دیگر حسی نجاستوں سے پاک رکھنا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ) ترجمہ: اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکیدی حکم دیا کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو۔ [البقرہ:125]۔

چنانچہ ملک عبد العزیز رحمہ اللہ سے لیکر خادم الحرمین الشریفین ملک سلمان بن عبدالعزیز آل سعود تک ہر ایک نے حرمین اور مشاعر مقدسہ کا خاص اہتمام کیا ہے اور اسکا مقصد صرف اور صرف اللہ کی رضا جوئی اور اس عظیم امانت کی ادائیگی ہے جو انکے کندھوں پر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر مناسب موقعوں پر یہاں کے حکام اس عظیم امانت اور ذمیداری کو یاد کراتے رہتے ہیں، چنانچہ ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے وقت سب سے پہلے جس چیز کا حکم دیا وہ حرمین کی خدمت اور حسی معنوی ہر اعتبار سے اسکا اہتمام کرنا تھا، اور حرمین میں ہر ممکنہ طور پر سہولیات فراہم کرنا تھا، سو آپ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور آپ کے بعد آپ کی اولاد بھی آپ ہی کے نقش قدم پر چلتی آئی ہے، ساتھ ہی یہاں کے حکام حجاج کرام کے درمیان سلفی کتابوں کو تقسیم بھی کرتے ہیں تاکہ انکے عقائد کی تصحیح ہوسکے اور حجاج کرام کے درمیان اسلامی بیداری عام ہو۔

اور حرمین کی تعمیر وتوسیع کا ذکر یہاں کے بنیادی دستور میں شامل ہے، چنانچہ دستور کے آرٹیکل نمبر 24 میں لکھا ہے کہ حکومت کی یہ ذمیداری ہیکہ وہ حرمین شریفین کی تعمیر وتوسیع اور اسکی خدمت کیلئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے، وہاں پر آنے والوں کیلئے امن وامان اور سہولت فراہم کرے تاکہ اطمینان وسکون اور آسانی سے لوگ حرمین کی زیارت اور حج وعمرہ ادا کرسکیں۔ (النظام الاساسی للحکم)۔

*** دوسرا: شرک وبدعات کے مظاہر کو ختم کرکے عقیدہ توحید کو تحفظ فراہم کرنا:**

کلمہ توحید لا الہ الا اللہ ہی تمام انبیاء ورسل کے دین کی اصل بنیاد ہے، بلکہ یہی توحید کا عنوان، اسلام کا باب اور اسکا سب سے عظیم شعار ہے۔

توحید ہی عبادت کی اصل بنیاد ہے، بلکہ تمام عبادات میں یہی شرط اولیں ہے، چنانچہ کوئی عبادت بغیر توحید کے قبول نہیں ہوگی، شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبادت بغیر توحید کے کوئی عبادت نہیں جس طرح نماز بغیر طہارت کے کوئی نماز نہیں، چنانچہ شرک جب کسی عبادت میں داخل ہوجائے تو وہ فاسد ہوجاتی ہے جس طرح کہ حدث سے طہارت فاسد ہوجاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مولفات الشیخ محمد بن عبدالوہاب: 1 / 199)۔

اور یہ بات گزر چکی ہے کہ شروع سے لیکر خاتم الرسل تک تمام انبیاء کی دعوت کا آغاز توحید ہی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: (وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ) ترجمہ: اور جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے ان کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو [الانبیاء: 25]۔

آیت نفی اور اثبات دونوں پر دلالت کرتی ہے، یعنی اس توحید کا اثبات جس پر دین اسلام کی بنیاد قائم ہے، اور عبادت میں شرک کی نفی، چنانچہ (لا الہ) سے تمام باطل معبودوں کی نفی مقصود ہے اور (الا اللہ) سے صرف اللہ وحدہ کیلئے عبادت کا اثبات مقصود ہے، سو نفی اور اثبات دونوں کی اجتماعیت سے توحید ثابت متحقق ہوتی ہے، اس طرح یہ کلمہ "لا الہ الا اللہ" ہی اصل دین اور بنیاد ہے۔

تمام مکلف بندوں پر واجب ہیکہ وہ سب اسے پورا کریں علم ویقین، اخلاص ومحبت، صدق وقبولیت اور تابعداری کے ساتھ۔

اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسے مجرد زبان سے کہہ دیا جائے، بلکہ اعتقاد، قول اور عمل تینوں ضروری ہیں، اور یہ اسی وقت پورا ہوگا جب اسکے مفہوم کو اسی طرح سمجھا جائے جس طرح اللہ چاہتا ہے اور یہ بڑی وضاحت سے اللہ کے اس قول میں وارد ہوا ہے: (وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ) ترجمہ: اور بلاشبہ یقینا ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔ (النحل: 36)۔

*** یہ عظیم کلمہ دو ارکان پر مشتمل ہے:**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1- پہلا رکن: "لا الٰہ" کے ذریعے نفی کی گئی ہے جو کہ اللہ کے قول (وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ) کے موافق ہے۔

2- دوسرا رکن: "الا اللہ" کے ذریعے اثبات ہے جو کہ اللہ کے قول (اعْبُدُوا اللَّهَ) کے موافق ہے۔

*شرک باللہ کی حقیقت:

مخلوق کی عبادت اسی طرح کی جائے جس طرح اللہ کی عبادت کی جاتی ہے، یا کسی مخلوق کی تعظیم اسی طرح کی جائے جس طرح اللہ کی تعظیم کی جاتی ہے، یا اسی طرح ربوبیت اور الوہیت کی خصوصیات اور صفات میں سے کسی صفت کو کسی مخلوق کی طرف پھیر دی جائے۔ (تیسیر الکریم الرحمن: 2/ 231)۔

*بدعت کی حقیقت:

دین کے اندر کسی عقیدے یا عمل کو رائج کیا جائے جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا عمل نہ ہو۔ (مجموع فتاوی ورسائل العثیمین: 5/ 24)۔

چونکہ ملک عبد العزیز رحمہ اللہ ایک سلفی موحد تھے، عقیدہ توحید کی نفی و اِثبات کو اچھی طرح جانتے تھے، اسی لئے آپ اپنی رعایا کو اللہ سے جڑے رہنے کے ہمیشہ خواہاں رہتے تھے، اور یہ کہ شرک و بدعات جیسی تمام گندگیوں سے عقیدہ توحید کو پاک رکھا جائے، اور اس میں آپ کامیاب بھی رہے، چنانچہ آپ ہمیشہ توحید کی دعوت دیتے اور شرک سے منع کرتے تھے، سو عملی اور قولی پیمانے پر اسے آپ کر کے دکھاتے بھی تھے۔

آپ اچھی طرح سمجھتے تھے کہ یہ راستہ بہت طویل اور پر مشقت ہے، ایسے کاموں کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے خالص بندوں کو ہی منتخب کرتا ہے، گویا آپ امام شاطبی کے قول کا پیکر تھے کہ ایسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کارناموں کیلئے آگے بڑھنے والا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جیسا ہے جنہوں نے کہا تھا کہ سن لو! میں ایسا کام کرتا ہوں جس پر میری مدد صرف اللہ ہی کرسکتا ہے، اسی پر سب کی عمریں ختم ہوگئیں، اسی پر عجمی فصیح ہوگئے اور دیہاتی نے اپنا گھر بار ترک کردیا یہاں تک کہ اسے دین سمجھ لیا، اسکے سوا کسی کو حق نہیں سمجھتے تھے۔ (الاعتصام: 1 / 37)۔

بدعات کے خاتمے میں قولی اور عملی پر اعتبار سے آپ اللہ کی نشانی تھے جسکا مشاہدہ عالم اسلام کے تمام منصفین علماء نے کیا ہے۔

-آپ کی قولی کوششیں:

ہر مجلس میں آپ عقیدہ سلف پر فخر کرتے اور ہر قسم کے شرک اور بدعت سے تحذیر فرماتے تھے، اوراس پر شدید نکیر کرتے تھے، اس طرح شدید نکیر وہی کرسکتا ہے جسکے قلب وروح میں صحیح سلفی عقیدہ پورے طور پر رچ بس گیا ہو۔

چنانچہ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ جن مسائل پر ہمیں عمل کرنا واجب ہے اور جنہیں دین حنیف کی خدمت میں اولین ترجیح حاصل ہے وہ یہ کہ دین اسلام کو ان تمام بدعات وخرافات کی گندگیوں سے پاک کردیا جائے جن سے وہ بری ہے۔ (جریدہ ام القریٰ، شمارہ نمبر 383)۔

مزید آپ نے کہا کہ ہم ایسے دین خالص کے داعی ہیں جو ہر بدعت سے پاک ہے۔ (جریدہ ام القریٰ، شمارہ نمبر 333)۔

مزید آپ نے فرمایا کہ بیشک میں اسی سے محبت رکھتا ہوں جسے اللہ محبت رکھتا ہے، ایسی محبت جو شرک وبدعات سے پاک ہو، اللہ کی قسم! میں اسی کی خاطر عمل کرتا ہوں۔ (جریدہ ام القریٰ، شمارہ نمبر 333)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایک بار آپ نے حجاج کرام کے سامنے فرمایا کہ مسلمانوں کی ترقی کا واحد راستہ توحید خالص کو اپنانا، بدعات اور گمراہیوں کے بندھنوں سے باہر نکلنا اور کتاب وسنت کو مضبوطی کے ساتھ تھامنا ہے۔ (جریدہ ام القریٰ، شمارہ نمبر 333)۔

آپ کے عام خطابات کا اگر کوئی جائزہ لے تو پائے گا کہ وہ عموماً توحید باری تعالیٰ، عبادت میں اخلاص، سنت کی اتباع اور شرک و بدعات سے تحذیر پر مشتمل ہوتے ہیں۔ (المصحف والسیف)۔

آپ توحید کے تئیں غیرت رکھنے والے اہل علم سے خط وکتابت کا سلسلہ جاری رکھتے تھے، اور انکی تائید ومدد کرتے تھے، انہیں میں سے ایک رسالہ یہ بھی ہے جسے آپ نے بعض علماء دین کے پاس بھیجا تھا، جس کے اندر یہ بھی وارد ہوا ہے:

عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل فیصل کی طرف سے برادرم فاضل ابوالیسار دمشقی اور فاضل برادرم ناصرالدین حجازی سلمہما اللہ کی خدمت میں۔

سلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، أما بعد:

میں حمد وثناء بیان کرتا ہوں اس وحدہ لا شریک کیلئے ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اسکی تمام نعمتوں پر جن میں سب سے اہم اور اعلیٰ نعمت دین اسلام ہے، اس پر اسکا بے پایاں شکر واحسان ہے کہ اس نے ہمیں اس دین میں شامل کیا اور ساتھ ہی اسکا حمایتی اور دفاع کرنے والا بنایا، اور درود وسلام ہو اسکے پیارے حبیب، رسول مکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے آل واَصحاب پر... آپ کی طرف سے جواب ملا، جو بہت ہی عمدہ اور مفید ہے، اللہ کا شکر ہیکہ آج بھی حق کی سچی معرفت رکھنے والے اصحاب بصیرت اصحاب موجود ہیں، میں نے اسے مشائخ پر پیش کیا جنہوں نے اسے سراہا اور اسکی اجازت دی، اللہ کا شکر ہے کہ اہل حق کی جماعت اللہ کے دین کا دفاع کر رہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہے اور گمراہوں کی گمراہی اور ملحدین و ہٹ دھرموں کے شبہات سے اس دین کی حفاظت کر رہی ہے، ہمارے رب ہم تیری حمد بیان کرتے ہیں جسکا کوئی شمار نہیں، بلکہ ہم اللہ کی اسی طرح حمد بیان کرتے ہیں جس طرح اس نے خود اپنا حمد بیان کیا ہے اور اس سے کہیں زیادہ جس طرح اسکی مخلوق اسکی حمد بیان کرتی ہے۔

یہ بہت بڑی نعمت اور اللہ کا عظیم احسان ہے کہ جس نے آپ جیسے جلیل القدر علماء کو اس زمانے میں پیدا کیا جہاں جہالت اور نفس پرستی نیز نور و ہدایت سے اعراض کا غلبہ ہے، جہاں اصنام پرستی کو مستحسن مانا جاتا ہے، مالک حقیقی کے خالص حق کو غیر اللہ کی طرف پھیر دیا جاتا ہے، اور جسے لوگ دین اور قربت الہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں، مگر ایک لمبے عرصے سے آج تک لوگوں کو اس سے روکنے والا یا اسے ختم کرنے والا کوئی نہیں تھا، ایسی حالت میں اسلام اجنبیت کا شکار تھا، شر و بلاء نے اپنے پنجے مضبوط کر لئے تھے، ہدایت کی نشانیاں مٹ چکی تھیں، اس پر نکیر اور اس سے تحذیر کرنے والے کو خارجی مانا جاتا تھا گویا وہ کوئی نیا مذہب لیکر آیا ہو؛ کیونکہ لوگوں کو وہی معلوم ہوتا ہے جس سے انکی طبیعت مانوس ہوتی ہے، چنانچہ انہیں کفر و شرک اور بدعات و منکرات کے سوا کچھ معلوم نہیں تھا کہ اسی پر انہوں نے اپنے آباء و اجداد کو پایا تھا، اب ایسی حالت میں عالم حق جو باطل پر نکیر کرنے والا اور اسے مٹانے والا ہو انکے درمیان اجنبی مانا جائے گا، سو آپ لوگ دعوت دین کو غنیمت سمجھیں، اور دلائل کی روشنی میں مخالفین کی حجتوں کو باطل ٹھہرائیں، اور دعوت کا کام حکمت و موعظت اور حجت و بیان سے ہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی اس کار عظیم پر مدد فرمائے، کیونکہ اس ذمہ داری کو ادا کرنا ایک بڑا واجب اور اہم مشن ہے بلکہ سب سے افضل نیک عمل ہے۔(الدرر السنیہ: 1 / 594)۔

-عملی جہود: اور جہاں تک اس تعلق سے آپ کی عملی کوششوں کی بات ہے تو اس میدان میں آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

توحید وسنت کے علم کو بلند کرنے والے اور شرک و بدعات کے علم کو نیچا کرنے والے تھے، چنانچہ آپ نے ان تمام قبوں اور مزاروں کو منہدم کرنے کا حکم دے دیا جنہیں قبروں پر تعمیر کیا گیا تھا، اسی طرح تمام بت خانوں کو بھی منہدم کرنے کا حکم جاری کر دیا، اسی طرح ان تمام خانقاہوں اور درویش گاہوں کو بند کر دیا جو صوفی سلسلوں کی طرف منسوب تھے، اور ان تمام میلوں اور تہواروں پر پابندی عائد کر دی جنہیں بدعتی موسموں میں منایا جاتا تھا، اسی طرح آپ ان تمام عقدی غلطیوں کی تصحیح فرماتے جو آپ کے سامنے واقع ہوتی تھیں یا جنکے بارے میں آپ سنتے تھے۔

ادیب محمد مغربی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے شہر جدہ میں گزشتہ صدی ہجری کی چالیس کی دہائی کے اوائل میں حواء علیہا السلام کی قبر دیکھی جس پر تعمیر کھڑی کی گئی تھی، جسکے بیچ میں ایک بڑا سا قبہ تھا، قبہ کے آگے اور پیچھے طویل گزرگاہ تھا، عام لوگ اور حجاج کرام اماں حواء علیہا السلام کی زیارت کیلئے اس حجرے میں داخل ہوتے تھے جس کے اوپر قبہ بنا ہوا تھا، اس حجرے کو پردوں سے مزین کیا گیا تھا ان پردوں پر خوشبو ملے جاتے تھے، مزار کا ایک پیر حجاج کرام کو اندر داخل کرتا، انہیں دعائے زیارت کی تلقین کرتا، پھر ان زائرین سے وہ شیخ بدلے میں پیسوں کا مطالبہ کرتا، لیکن جب سعودی حکومت کا حجاز پر قبضہ ہوا اور ملک عبد العزیز رحمہ اللہ شہر جدہ کے اندر 1344ھ میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے سعودی حکومت نے وہاں جو کام کیا وہ حواء علیہا السلام کے مزار کو منہدم کرنا اور صوفی سلسلوں کی طرف منسوب خانقاہوں اور درویش گاہوں کو بند کر دیا اور تمام بدعات وخرافات کا خاتمہ کر دیا جو اس دور میں رائج تھیں جنکے ذریعے لوگ اپنے گمان کے مطابق اللہ کا تقرب حاصل کرتے تھے۔

(أعلام الحجاز: 3/ 183)۔

آپ نے آگے مزید کہا کہ بھولی عوام ان قبروں کی زیارت کرتی تھی جو کہ حجاز کے شہروں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھیلی ہوئی تھیں، اور وہاں جا کر نذر و نیاز چڑھاتی تھی، یہ سب گمراہ کن بدعات ہیں جو مسلمانوں میں در آئی ہیں، اور ان مزاروں کے مہنت اور سجادہ نشین بھولی عوام کی غفلت اور جہالت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان پر قبے بنا دیئے اور پھر نذر و نیاز کے نام پر لوگوں کے مال کو لوٹنا شروع کر دیا، جبکہ ان سب کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ یہ سب شرک کی کھائی میں گرنے کا بہت بڑا سبب ہے، والعیاذ باللہ، کیونکہ نفع نقصان کا مالک صرف اللہ ہے، اس لئے ضروری ہیکہ بلا کسی واسطے یا شریک کے اللہ ہی کو پکارا جائے اور اسی سے دعاء کی جائے۔

چنانچہ سعودی حکومت نے جیسے ہی حجاز کو اپنی مملکت میں شامل کیا مذکورہ انہیں سارے مفاسد کے پیش نظر مزاروں اور قبوں کو منہدم کر دیا گیا اور اس طرح ان ساری گمراہ کن بدعات کا خاتمہ ہو گیا اور لوگوں کے عقائد ان سارے خرافات اور انحرافات کے شائبوں سے محفوظ ہو گئے۔ (أعلام الحجاز: 3 / 183)۔

جنوبی مملکہ میں ذو الخلصہ نامی ایک بت خانہ تھا، جسے کئی بار منہدم کیا گیا اور پھر اسے بنایا گیا، لیکن جب یہ خطہ مملکت سعودی عرب میں شامل ہوا ملک عبد العزیز رحمہ اللہ نے اسے منہدم کرنے اور اسکے مہنتوں کو گرفتار کرنے کا فوری حکم دے دیا اور یہ دھمکی بھی دی کہ اگر اسے دوبارہ تعمیر کیا گیا تو قتل کر دیا جائے گا۔ (اتحاف الجماعہ بما فی الفتن والملاحم واشراط الساعہ: 2 / 225، شبہ الجزیرہ فی عہد الملک عبد العزیز: 3 / 821)۔

الدرر السنیہ کے اندر اہل علم کا یہ قول مروی ہیکہ جب لوگوں کے اندر خلل واقع ہوا اور انہوں نے اس عظیم نعمت پر اللہ کا شکر ادا نہیں کیا تو اختلاف و انتشار، دشمنوں کے تسلط اور بہت سارے لوگوں کا پہلی حالت کی طرف واپس چلے جانے جیسی آزمائش میں دوبارہ مبتلا کر دیئے گئے یہاں تک کہ اللہ تعالی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے آخری وقت میں امام عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل فیصل کو غالب کر کے اور انکی حکومت میں اسلامی دعوت اور ملت حنیفی کو پھیلا کر احسان کیا، اور مخالفت کرنے والوں کا قلع قمع کیا تو شہر و دیہات سے بہت سارے لوگ اپنے باطل عقائد سے تائب ہو کر اس دین حنیف کی طرف متوجہ ہو گئے، اور پھر تمام قبوں و مزاروں کو منہدم کر دیا گیا اور شرک و بدعات کے تمام اڈوں کا خاتمہ کر دیا گیا، اہل معاصی اور دیگر مجرموں کو قرار واقعی سزاؤں کی دھمکیاں دے دی گئیں، اور حرمین شریفین کے اندر اللہ کے دین کو قائم کر دیا گیا، اسی طرح اللہ کی یہ بھی عظیم نعمت رہی کہ قبائل عرب اختلاف و انتشار کے بعد اجتماعیت کی طرف، آپسی دشمنی کے بعد اتحاد کی طرف اور خوف و ہراس کے بعد امن و چین کی طرف واپس آ گئے یہاں تک کہ ایک سوار ملک شام سے ملک یمن کی طرف بلا خوف و خطر سفر کرنے لگا، یہ ساری ایسی نعمتیں ہیں جن پر اللہ شکریہ ادا کرنا تمام مسلمانوں پر واجب ہے، اور ساتھ ان اسباب سے بچنا بھی ضروری ہے جو ان نعمتوں کے زوال کا سبب بنتی ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اپنی پناہ میں رکھے۔(الدرر السنیہ:9/108)۔

اس میں کسی تعجب کی بات نہیں ہے اگر بعض علماء آپ کے بارے میں یہ کہیں:...؛ کیونکہ یہ شروع سے آخر تک دین اسلام کے انصار و مددگار رہے ہیں، اللہ انہیں تادیر باقی رہے، اور انکے تمام مخالفین کو ذلیل و رسوا کرے، اس بہادر شخصیت سے مراد بطل جلیل، قائد ملت امام عبدالعزیز بن عبد الرحمن آل فیصل ہیں جو اپنے زمانے میں اسلام کا ایک مضبوط قلعہ اور اسکے رکن رکین تھے۔(الدرر السنیہ:8/29)۔

بعض نے کہا:....اور اللہ تعالیٰ نے آخری وقت میں امام عبدالعزیز حفظہ اللہ کی امامت کے ذریعے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا کہ اس نے لوگوں کو متحد کر دیا، اسلام کے قلعے کی حفاظت فرمادی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راستوں کو پرامن کر دیا، کمزور اور طاقتور کے درمیان انصاف سے کام لیا، اور آپ کے ذریعے دینی اور دنیوی ساری مصلحتیں پوری ہوگئیں۔

ملک عبد العزیز رحمہ اللہ کی حکومت سے قبل آپ لوگوں کو اپنی حالت کا علم ہوگا کہ کس طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ معطل تھا، قتل وخونریزی اور لوٹ مار کا بازار گرم تھا، راستے غیر مامون اور پرخطر تھے، مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی حکومت میں ان سب کا خاتمہ کر دیا۔ (الدرر السنیہ:9/60)۔

ملک عبد العزیز رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہیکہ آپ سے ایک عرب سربراہ نے ملاقات کی، دوران ملاقات اس نے ایک مسئلے پر تاکید کرتے ہوئے آپ کو مخاطب ہوا اور قسم کھاتے ہوئے (وحیاۃ رأسك) کہہ دیا، تو ملک عبد العزیز رحمہ اللہ نے اسے کڑی نظروں سے دیکھا اور کہا کہ یہ نہ کہہ کر (واللہ) کہو۔ (مجلۃ الجامعہ الاسلامیہ، شمارہ نمبر 40، ص 26)۔

ایک عالم دین نے ملک عبد العزیز رحمہ اللہ سے عقیدے کے ایک شرعی مسئلے پر کلام کیا تو آپ نے اسے ریاض بلایا جہاں اسکے عالم کے ساتھ مزید کئی اہل علم حاضر ہوئے، ملک عبد العزیز رحمہ اللہ جب مجلس میں پہونچے تو سارے لوگ اپنی اپنی سلام کیلئے کھڑے ہو گئے، اور پھر سلام کرکے بیٹھ گئے، اسکے بعد ملک عبد العزیز رحمہ اللہ نے ہر اس شخص کو ڈانٹ پلائی اور دھمکی دی جو کتاب وسنت کی مخالفت کرتے ہیں، اس وقت وہاں موجود تمام اہل علم کو معلوم تھا کہ آپ اسی خاص عالم کو مراد لے رہے ہیں، اور جب ملک عبد العزیز رحمہ اللہ اپنی بات ختم کر چکے تو سب پر خاموشی طاری ہوگئی، زبان کھولے بغیر وہاں سے ہر کوئی اٹھ کر چلا گیا، پھر اسکے بعد کبھی نہیں سنا گیا کہ اس عالم دین نے اس مسئلے میں کبھی کلام کیا ہو، رحم اللہ الجمیع۔ (الاحتجاج بالأثر علی من انکر المھدی المنتظر ص 335)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ کی طرف سے توحید وسنت کا دفاع کرنا اور شرک و بدعات سے لڑنا کوئی انوکھی بات نہیں ہے، آپ سے پہلے آل سعود میں امام عبدالعزیز بن محمد بن سعود رحمہ اللہ نے بھی کہا تھا کہ... جس پر ہم قائم ہیں اور جسکی طرف اپنے مخالفین کو دعوت دیتے ہیں وہ ہمارا یہ اعتقاد ہیکہ عبادت صرف اللہ کا حق ہے، اس میں کسی بندے کا کوئی حق نہیں ہے، نہ ہی کسی مقرب فرشتے کا اور نہ ہی کسی نبی مرسل کا، اس لئے یہ بالکل جائز نہیں ہے کہ وہ حصول نفع یا دفع ضرر کی خاطر تقرب الہی کا ذریعہ سمجھ کر غیر اللہ کو پکارے یا غیر اللہ کی پناہ طلب کرے یا غیر اللہ کیلئے نذر مانے یا غیر اللہ کیلئے ذبیحہ کرے، اور ہم اپنی تمام رعایا کو کتاب وسنت کی پیروی کرنے، نماز قائم کرنے، زکاہ ادا کرنے، رمضان کا روزہ رکھنے اور استطاعت کی صورت میں حج کرنے کا حکم دیتے ہیں، اور اس کے ساتھ ہی ہم ان تمام امور کا حکم دیتے ہیں جن کا حکم اللہ اور اسکے رسول نے دیا ہے: جیسے کہ عدل کرنا، طاقتور سے کمزور کو انصاف دلانا، ناپ تول میں کمی نہ کرنا، چھوٹے بڑے سب پر اللہ کے حدود قائم کرنا، اسی طرح ہم ان تمام بدعات ومنکرات سے منع کرتے ہیں جن سے اللہ اور اسکے رسول نے منع کیا ہے، جیسے کہ زنا، چوری، باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھانا، سود کھانا، یتیموں کا مال کھانا اور لوگوں پر ظلم کرنا۔ (الدرر السنیہ: 1 / 258)۔

اسی طریقے اور منہج پر آپ کے بعد آپ کے لڑکے بھی قائم رہے چنانچہ یہ سب بھی اسی عقیدہ توحید کی دفاع کرتے آئے ہیں جس پر یہ مملکہ قائم ہے، چنانچہ انہیں جب بھی کہیں شرک یا بدعت کے مظاہر کا پتہ چلا تو اسے مٹا دیا، فللہ الحمد والمنہ، سو یہ بلاد توحید ہے جو اپنی بنیاد سے تیسرے عہد میں بھی آج تک اسی پر قائم ہے اور شرک و بدعات سے پاک ہے۔

انکے منہج کے قوی ہونے کی ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک بار کہا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں آپ لوگوں کو دو امور سے آگاہ کرتا ہوں: ایک دین میں الحاد اور دوسرے اس ملک کے اندر دین اسلام سے خروج کرنا، اللہ کی قسم! اس مسئلے میں کبھی بھی میں کوتاہی نہیں کرنے والا، چنانچہ کسی کو بھی اگر میں نے عقیدے میں انحراف کرنے والا پایا تو اسے سخت سے سخت سزا دوں گا، اور دوسرے ان کم عقل بیوقوف لوگوں سے آگاہ کرتا ہوں جو ملک کے امن عامہ کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (المصحف والسیف، ص 73)۔

اسی عظیم منہج کا اعادہ بار بار خادم الحرمین الشریفین ملک سلمان بن عبدالعزیز آل سعود نے بھی مجلس شوری کے سامنے کیا ہے یہ کہتے ہوئے کہ کوئی بھی دہشت گرد جو اعتدال کو بد اخلاقی سمجھے اور اپنے مقاصد کیلئے ہمارے عقیدے کا استغلا ل کرے اسکے لئے یہاں کوئی جگہ نہیں ہے، اسی طرح وہ بدخلق انسان جو دہشت گردی کے خلاف ہماری جنگ کو اپنی بدخلقی کو پھیلانے کا ذریعہ بنائے اسکے لئے بھی یہاں کوئی جگہ نہیں ہے۔ انتہی۔

اس طرح کی موافقت اسی شخص سے صادر ہوسکتی ہے جسکا منہج اپنے آباء واجداد کے مطابق ہو، جزاھم اللہ خیر الجزاء واوفاہ۔

سامی بارودی کہتے ہیں:

وأنتَ ابنهُ، والفرعُ يتبعُ أصله

و مَا مِنْكُمَا إلّا جَوادُ رِهَانِ

هوَ الأولُ السَّبّاقُ في كلِّ حلبةٍ

وأنتَ لهُ دونَ البريةِ ثاني

ترجمہ: تم اسکی اولاد ہو، اور فرع اپنے اصل ہی کے تابع ہوتا ہے، تم دونوں ہی ریسنگ مقابلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے شہسوار ہو، وہ اگر ہر مقابلے میں پہلے نمبر پر رہتا ہے تو تم دوسرے نمبر پر کہ اس پوزیشن پر تم دونوں کے سوا کوئی آ ہی نہیں سکتا۔

قابل ذکر امر یہ ہے کہ ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ نے کبھی بھی فکری اور حزبی جماعتوں کو اپنی مملکت میں پنپنے نہیں دیا جبکہ دوسرے عرب اور اسلامی ممالک اس آزمائش اور فتنے سے نہ بچ سکے، آپ جب تک رہے اللہ تعالیٰ نے اس ملک کو ایسے منحرف فکری اور حزبی جماعتوں سے پاک رکھا، آپ کے بعد بھی یہاں کے حکام اسی منہج پر قائم رہے، چنانچہ یہاں پر نہ کوئی فکری جماعت ہے اور نہ ہی کوئی سیاسی تنظیم ہے، مسلمانوں کی صرف ایک ہی جماعت ہے جو ایک حاکم کے ماتحت ہے جو اہل سنت والجماعہ کے مذہب کے مطابق ہے، اس ملک میں یہ اللہ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

دین ربانی کی تعظیم، عقیدہ سلف کو اپنانا اور ہر مجلس میں اسکا دفاع کرنا اور اسکے متضاد امور کو جڑ سے ختم کرنا اس نیک دل بادشاہ کی ذریت کے رگ وریشے میں پیوست ہے، چنانچہ آپ کی اولاد میں جو بھی ملک کا سربراہ رہا ہے وہ ضرور عقیدہ سلف کی نصرت وتائید کے بارے میں کلام کیا ہے اور شرک وبدعات سے لڑنے میں پوری کوشش صرف کردی ہے۔

ملک سعود رحمہ اللہ نے کہا تھا کہ ان بنیادوں میں سب سے عظیم بنیاد کتاب وسنت کو مضبوطی کے ساتھ تھامنا اور اسی منہج اور عقیدے کو اپنانا جس پر سلف صالح قائم تھے، وہ سلف صالح جنکے ماضی کو آپ جانتے ہیں اور جنہوں نے کتاب وسنت کو اپنا کر عزت وسربلندی حاصل کی۔ (جریدہ ام القریٰ، شمارہ نمبر 1515)۔

ملک فیصل رحمہ اللہ نے کہا کہ جب سے یہ حکومت قائم ہے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی طرف دعوت دے رہی ہے، ہم بھی اسی توحید باری تعالیٰ، نفاذ شریعت اور اس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخلاص کی طرف دعوت دیتے ہیں۔(جریدہ ام القریٰ،شمارہ نمبر 1969)۔

ملک خالد رحمہ اللہ نے کہا کہ اس ملک اور اسکی رعایا پر اللہ کی یہ نعمت ہے کہ اس نے انکے اس دین کو متمکن کر دیا جس سے وہ راضی ہے،اور خوف کو امن وچین سے بدل دیا،سو وہ اسی کی عبادت کر رہے ہیں، اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے، اسی لئے اس ملک میں کتاب وسنت ہی شریعت سازی اور حکمرانی کیلئے اصل مصدر اور سورس ہیں، کیونکہ ہمارا کامل ایمان ہے کہ قولی اور عملی طور پر دونوں کو مضبوطی کے ساتھ تھام لینے ہی میں ہماری کامیابی اور تعمیر وترقی ہے۔چنانچہ جب سے اللہ تعالیٰ نے ملک عبد العزیز رحمہ اللہ نے ہاتھوں کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے جھنڈے تلے اس مملکہ کو متحد کیا آپ نے اپنا یہ نصب العین بنالیا کہ عدل وانصاف کو قائم کریں گے، امن وچین اور خوشحالی کو عام کریں گے،اللہ کے دین کی طرف دعوت دیں گے،رسول اکرم اور سلف صالح کے منہج پر چلیں گے ایمان باللہ،جہاد فی سبیل اللہ اور کلمہ توحید کی سربلندی کی خاطر۔(جریدہ ام القریٰ،شمارہ نمبر 2790)۔

ملک فہد رحمہ اللہ نے کہا کہ جزیرہ نما عرب کو متحد کرنے والے ملک عبد العزیز رحمہ اللہ توحید وشریعت اور اسلام کی حقیقی پہچان دعوت سلفیت کو قائم کرنے کے لئے آئے تھے، چنانچہ دنیا کے بدلے اللہ کے دین کو قائم کیا اور امت اللہ کی راہ پر چل پڑی یعنی سچے جہاد اور عمل صالح کی راہ پر۔ (موسوعۃ الملک فہد بن عبد العزیز: 3/ 406)۔

ملک عبد اللہ رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ نے اس ملک کو عزت اور سربلندی عطا کی ہے، کیونکہ اس ملک نے اللہ کے دین کو بلند کیا ہے،سلف سے لیکر خلف تک یہاں کے سارے حکام منہج ثابت پر قائم رہے ہیں،اور آگے بھی ان شاء اللہ یہ سربلندی قائم رہے گی،اس سے دشمنی کرنے والا کوئی اسے نقصان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں پہنچا سکتا، جب تک یہاں پر توحید کا علم بلند رہے گا اور شریعت قائم رہے گی۔

خادم الحرمین الشریفین ملک سلمان بن عبدالعزیز آل سعود نے کہا کہ سعودی حکومت کتاب وسنت کی بنیاد پر قائم ہوئی ہے، کسی علاقائی یا قبائلی سسٹم پر قائم نہیں ہوئی ہے، اور اسکے اسی بنیاد کی وجہ سے لوگ شروع سے لیکر آج تک اس سے دشمنی کرتے چلے آئے ہیں، اسکے لئے ان دشمنوں نے شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی دعوت کو بدنام کیا اور اس پر الزامات لگائے جبکہ حقیقت میں آپ نے صحیح دین اسلام کی دعوت دی تھی بالکل اسی طرح جس طرح کتاب وسنت میں وارد ہوا ہے۔(جریدہ ام القریٰ، شمارہ نمبر 12995)۔

مزید آپ نے کہا کہ ہمارے نوجوانوں پر واجب ہیکہ وہ یہ جان لیں کہ یہ وحدت کیسے عمل میں آئی ہے اور کیسے عقیدہ اسلامی پر اسکی بنیاد ہے۔(جریدہ الریاض، شمارہ نمبر 15945)۔

قابل ذکر یہ ہیکہ ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ پوری زندگی توحید وسنت کے علم کو سر بلند رکھا، شرک وبدعات سے لڑتے رہے، پھر مرنے کے بعد بھی آپ کی قبر آپ کے عمل پر شاہد ہے، کیونکہ آپ کی قبر عام مسلمانوں کی قبر سے کچھ بھی ممتاز نہیں ہے؛ نہ کوئی تعمیر ہے نہ کوئی میلہ ہے، کہ کوئی قمقمہ نہ کوئی روشنی ہے، بلکہ عام لوگوں کے قبر کی طرح ایک معمولی قبر ہے، اس کے بارے میں بھی اسی نبوی ہدایت پر عمل کیا گیا ہے جس کے مطابق قبروں کو پختہ بنانے، وہاں چراغاں کرنے اور کچھ لکھنے سے منع کیا گیا ہے۔(صحیح مسلم:970)۔

شاعر کہتا ہے:

وكانت في حياتك لي عظات * وأنت اليوم أوعظ منك حيا**

ترجمہ: تمہاری زندگی میرے لئے نصیحتوں سے بھری تھی، مگر مرنے کے بعد تم تو زندگی سے بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ نصیحت والے بن گئے ہو۔

اسی طرح آپ کی اولاد اور ذریت کی قبروں کا معاملہ بھی ہے کہ انکی قبریں بھی عام لوگوں کی قبروں کی طرح ہے۔

یہ بلاد توحید مملکت سعودی عرب تنہا ایسا ملک ہے جسے یہ فخر حاصل ہے کہ یہاں کا نظام، عدالت اور قانون ساز اداروں میں کتاب وسنت کو فیصل مانا جاتا ہے، اس وقت یہ سب سے افضل ملک ہے، اسکی بہت ساری ظاہری نشانیاں بھی ہیں جنکا انکار یا تو ایک جاہل انسان کرسکتا ہے یا پھر نفس پرست بدعتی یا دھوکہ مبتلا شخص۔

مملکت سعودی عرب اپنی تاسیس کے دن ہی سے کتاب وسنت کو اپنے تمام شعبوں اور اداروں میں نافذ کرتا آرہا ہے، اور شریعت کو بالادستی حاصل ہے، جیسا کہ مملکت سعودی عرب کے بنیادی دستور کے ساتویں آرٹیکل میں یہ وضاحت ہیکہ مملکت سعودی عرب کے اندر فیصلے کتاب اللہ اور سنت رسول کی روشنی میں کیئے جائیں گے، اور کتاب وسنت ہی کو یہاں کے دستور اور ملک کے تمام اداروں پر بالادستی حاصل ہے۔

مملکت سعودی عرب کے اندر کتاب وسنت پر یہ توجہ اور اہتمام یونہی نہیں ہے بلکہ مملکہ کا قیام ہی اسی پر ہے، اسکے لئے خادم الحرمین الشریفین ملک سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کا یہ قول اہمیت سے خالی نہیں ہوگا، آپ کہتے ہیں کہ امت مسلمہ پر عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت قرآن کریم بھی ہے جو کہ فصیح عربی زبان میں نازل ہوئی ہے، چنانچہ ہم اپنے تمام امور میں جب اسکی روشنی میں عمل کریں گے تو ہمیں عزت وسربلندی اور قوت وطاعت نصیب ہوگی، اور جتنا ہی ہم اس سے دور ہوں گے اسی قدر ہم ذلت ورسوائی اور اختلاف کا شکار ہوں گے۔(مسابقہ حفظ قرآن، 1431ھ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم ایسے مبارک ملک میں رہتے ہیں جہاں شریعت کے احکام نافذ ہوتے ہیں اسی وقت سے جب سے اس ملک کے بانی ملک عبد العزیز بن عبد الرحمن آل سعود اسے قائم کیا تھا، اور بعد میں آپ کی اولاد بھی آپ کے نقش قدم پر چلی، چنانچہ انہوں نے بھی کتاب وسنت کو دستور بنایا جو ملک کے تمام شعبوں میں نافذ ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے کلام کو پیش کر دیا جائے جسے آپ نے یہاں کے بنیادی دستور کے صادر کرتے وقت پیش کیا تھا، چنانچہ آپ کہتے ہیں :، ملک عبد العزیز رحمہ اللہ نے تمام کٹھنائیوں اور چیلنجوں کے باوجود اسلامی شریعت کو سرکاری محکموں اور معاشرے ہر جگہ نافذ کیا، مملکت سعودی عرب کے بنیادی منہج کو ہم درج ذیل چند نقاط میں بیان کر سکتے ہیں :

1- عقیدہ توحید جس کی بنیاد پر لوگ خالص اللہ کی عبادت کرتے ہیں، اور تمام اوہام وخرافات سے آزاد ہو کر عزت وتکریم کی زندگی گزارتے ہیں۔

2- شریعت اسلامیہ جو لوگوں کے جان ومال اور حقوق کی حفاظت کرتی ہے، حاکم اور محکوم کے درمیان تعلقات کو منظم کرتی ہے، افراد معاشرہ کے مابین تعامل کو منضبط اور امن عامہ کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔

3- دعوت دین کی نشر واشاعت جو کہ حکومت کی ایک اہم ذمیداری ہے۔

4- ایک صالح اور صحتمند عام ماحول سازگار کرنا جو تمام منکرات وانحرافات سے پاک ہو، جو لوگوں کو استقامت اور اصلاح حال میں معاون ہو، اور یہ ذمیداری شعبہ احتساب کی ہے جسے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بھی کہتے ہیں۔ (موسوعۃ الملک فہد بن عبد العزیز: 3 / 297)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک بار میں پھر یہ کہوں گا کہ ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اس مبارک اور عظیم ملک کو قائم کیا ہے، اس میں اللہ کی توفیق کے بعد آپ کی یہ سچی اور خالص رغبت بھی شامل ہے کہ یہاں پر تمام امور میں عقیدہ صحیحہ کی پابندی کی جائے گی، شریعت کو نافذ کیا جائے گا اور تمام شعبوں میں کتاب وسنت کو بالادستی حاصل رہے گی، اور یہی سچی رغبت آپ کے بعد آپ کی اولاد کے اندر بھی باقی رہی یہاں تک کہ اسی کو دستور بنالیا گیا۔

ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ اور آپ کی اولاد نے اہل سنت والجماعہ کو اللہ کے فضل وکرم سے سربلندی اور عزت عطا کی عقیدہ سلف کی تائید اور اس پر عمل کر کے بلکہ ہر جگہ اور ہر مجلس میں عقیدہ سلف اور سنت نبویہ کی تعظیم اور اس پر عمل کرنے کا بار بار اعادہ بھی کیا۔

۞۞۞

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

وطن کے حقوق

اخیر میں سب کو یاد دلاتا چلوں کہ مملکت سعودی عرب جو کہ کتاب وسنت اور عقیدہ سلف پر قائم ہے، ایک اسلامی وطن، ایمان کا گڑھ، مسلمانوں کا قبلہ، مومنین کے دلوں کا مرکز، شریعت اسلامیہ کو نافذ کرنے والا، حرمین شریفین اور دیگر اسلامی مقدسات کا محافظ، علم توحید کو بلند رکھنے والا، شرک و بدعات اور خرافات کو مٹانے والا ہے، اس ملک سے محبت دو طریقے سے کی جاتی ہے: ایک فطری طریقے سے کہ اللہ نے جسے ہر ٹھیک ٹھاک انسان کے دل میں ودیعت کر رکھی ہے کہ وہ اپنے وطن سے محبت کرے، دوسرے اس محبت کو تقرب الہی کا ذریعہ سمجھا جائے۔

مملکت سعودی عرب ایک اسلامی ملک ہے، ایک مستقل اور خود مختار ملک ہے، یہاں کا سرکاری دین اسلام، اسکا دستور کتاب وسنت ہے، اسکی زبان عربی ہے، چنانچہ اس سے محبت فطری اور تقرب الہی کا ذریعہ ہے، اسکا دفاع واجب ہے، اسکے علم کو بلند رکھنا اور جو بھی اس ملک کے ساتھ دشمنی رکھے اس سے برسرپیکار رہنا ہر شہری کا فریضہ ہے۔

یہ سب واضح ہو جانے کے بعد معلوم ہونا چاہئے کہ یہاں کے شہریوں پر اس وطن کے کچھ حقوق ہیں جنہیں چار امور میں جمع کر سکتے ہیں:

1- معروف طریقے سے حکام کی سمع وطاعت کرنا:

کیونکہ اسلام کے قلعے کی حفاظت حکام کی سمع وطاعت ہی میں ہے، جیسا کہ ایک حدیث کے اندر وارد ہوا ہے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (لَا إِسْلَامَ إِلَّا بِجَمَاعَةٍ، وَلَا جَمَاعَةَ إِلَّا بِإِمَارَةٍ، وَلَا إِمَارَةَ إِلَّا بِطَاعَةٍ) ترجمہ: اسلام بنا جماعت کے قائم نہیں رہ سکتا، اور جماعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بغیر حکومت کے، اور حکومت و امارت بغیر اطاعت کے قائم نہیں رہ سکتی۔ (سنن دارمی: 257)۔

چنانچہ ہم نے بعض ملکوں میں دیکھا کہ لوگوں نے اپنے حکام سے اختلاف کیا اور انکے خلاف خروج و بغاوت کیا جسکی وجہ سے انکی حالت بدل گئی، ملک فتنہ وفساد کا گڑھ بن گیا اور امن و چین کی جگہ خوف و ہراس کا دور دورہ ہوگیا!

چنانچہ مسلمانوں کی طاقت جس طرح حکام کے خلاف خروج و بغاوت کے ذریعے کمزور ہوتی ہے اسی طرح حکام کی سمع وطاعت سے انکی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔

حتی کہ اگر حکام کے یہاں کچھ خلل بھی پایا جائے تو بھی صبر کرنے کا حکم ہے اور معروف کاموں میں سمع وطاعت کرنا، انہیں بھلائی کی نصیحت کرنا، انکے لئے اصلاح کی دعاء کرنا اور شر کو کم کرنے اور خیر کو آگے بڑھانے میں مدد کرنا ہر شہری کا فریضہ ہے۔

یہی درست اور صحیح منہج ہے، اسکے سوا خوارج کا طریقہ ہے جن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شدید تحذیر فرمائی ہے، چنانچہ سنت نبویہ میں نامزد کر کے جس طرح خوارج سے تحذیر کی گئی ہے اس طرح اور کسی فرقے سے تحذیر نہیں کی گئی ہے۔

2- شہریت کے حقوق کی ادائیگی کرنا اور ملک اور حکام سے سچے دل کے ساتھ محبت کرنا، کیونکہ یہ شریعت کے مقاصد میں شامل ہے، جیسا کہ ایک حدیث کے اندر وارد ہوا ہے:

عن النُّعمَان بن بَشِيرٍ, يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى ".

ترجمہ: سیدنا نعمان بن بشیر بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم مومنوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت ومحبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف ونرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی ٹکڑا بھی تکلیف میں ہوتا ہے، تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے ایسا کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔" (صحیح بخاری: 6011)۔

اسی طرح ایک دوسری روایت میں وارد ہوا ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص (حاکم) کی اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے الگ ہو گیا اور اسی حالت پر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو اندھیرے میں کسی جھنڈے تلے لڑا، محض عصبیت کی بنا پر غضبناک ہوتا ہے، یا عصبیت کی دعوت دیتا ہے یا عصبیت کی بنا پر مدد کرتا ہے اور قتل کر دیا جاتا ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور جو میری امت کے خلاف نکلتا ہے، نیک اور بد ہر ایک کو مارتا ہے اور مومن سے بھی احتراز نہیں کرتا اور نہ کسی سے کیا ہوا عہد پورا کرتا ہے تو اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور میں اس سے بری ہوں۔" (صحیح مسلم: 1848)۔

لیکن تعجب ہے بعض ایسے لوگوں پر جو ملک کی طرف اپنی نسبت کرنے اور اسکی تعمیر وترقی میں حصہ لینے کو اپنی رسوائی سمجھتے ہیں بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر کچھ ایسے بھی ہیں جو ملک مخالف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروپیگنڈوں میں شریک ہوتے ہیں اور ملک کی رسوائی کا سبب بنتے ہیں۔

3- املاک عامہ پر دست درازی کرنے سے باز رہنا، لوٹ مار اور کرپشن کے ذریعے وطن کی تباہی میں کسی طور بھی حصہ نہ لینا، چنانچہ وہ شخص سب سے بڑا مجرم ہے جو کسی کے املاک کو نقصان پہنچائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عام شاہراہ یا سایہ میں پائخانہ کرنے والوں پر لعنت بھیجی ہے؛ کیونکہ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، پھر کیا حکم ہوگا اس شخص کا جو املاک عامہ کو تباہ کرکے، بم دھماکہ کرکے یا لوٹ مار کرکے لوگوں کو تکلیف پہونچائے۔

4- دشمنوں کی سازشوں سے آگاہ رہنا:

چنانچہ سب سے پہلے ہم اللہ کا شکرادا کرتے ہیں پھر یہاں کے حکام کا ان ساری نعمتوں پر جو اللہ نے ہمیں اس ملک میں دے رکھی ہیں، اور ہم مزید اللہ کی نعمتوں کے طالب ہیں۔

پھر یہ یاد دلاتے ہیں کہ اس وطن عظیم کے خلاف آج سب سے پہلے دشمنان اسلام سازش کر رہے ہیں، پھر اسکے بعد اہل سنت والجماعہ اصحاب العقیدہ السلفیہ کے دشمنان، پھر تیسرے نمبر پر اس ملک کے خلاف مظاہرہ اور خروج کرنے والے جو اتحاد امت کے دشمن ہیں، جو یہاں کے امن عامہ کو تباہ کرنا چاہتے ہیں اور جس اتحاد اور یکجہتی کی نعمت سے یہ ملک مالا مال ہے اسے یہ پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں۔

سو ہمارا یہ ملک ایک اسلامی وطن ہے، ایمان کا گڑھ ہے، دورحاضر میں عقیدہ اہل سنت والجماعہ کا ٹھکانہ ہے، یہ بلاد توحید وسنت اور عقیدہ سلفیت کا مرکز ہے جس سے بعض گمراہ جماعتوں کی طرف نسبت کرنے والے سخت دشمنی رکھتے ہیں۔

دورحاضر میں کچھ ایسی سیاسی جماعتوں اور تنظیموں نے جنم لیا جو بظاہر دین کا لبادہ اوڑھ عوام کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیوقوف بناتی ہیں حالانکہ وہ دین کے دشمن ہیں، انکا واحد مقصد یہی ہے کہ حکام وقت کے خلاف خروج وبغاوت کر کے کسی بھی طرح اقتدار پر قبضہ کیا جائے، مگر عوام کے سامنے ظاہر یہ کرتی ہیں یہ اسلام پسند ہیں لوگوں کیلئے خیر وبھلائی کے خواہاں ہیں! مگر انکی وجہ سے امت کا اتحاد پارہ پارہ ہو رہا ہے، ملکوں کا نظام درہم برہم اور فساد و بگاڑ کا شکار ہے، اسکا نمونہ آپ دور نہیں قریبی ممالک میں جا کر دیکھ سکتے ہیں، جہاں انہوں نے حکام کے خلاف خروج و بغاوت کی جسکی قیادت کافروں اور گمراہوں کے ہاتھوں میں تھی، جسکی وجہ سے قتل وخونریزی، عصمت دری اور لوٹ مار کا ایسا بازار گرم ہوا کہ جس سے امن وامان غارت ہوگیا، جنگل راج قائم ہوگیا، طاقتور کمزور کو کھانے لگا، نہ کوئی تعمیر نہ ترقی صرف اور صرف جنگ وجدال، بھکمری، بحران اور خوف وہراس کا دور دورہ ہے۔

وطن کی اصطلاح کو منحرف فکری مصطلحات یا مذموم شرعی ناموں سے جوڑنا فاسد گمراہ کن دعوی ہے، انکا کہنا ہیکہ وطن کی محبت ایک صنم ہے جو فی الواقع غیر اللہ کی پرستش ہے! اسی طرح یہ بھی کہتے ہیں کہ حب الوطنی، وطنیت مغربی فکر ہے، اسکا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ اسلام کے اندر حدود کی کوئی تقدیس نہیں ہے! مگر شرعی نصوص اور متقدمین ومتاخرین اہل علم کے اقوال گزر چکے ہیں جن سے اس بے بنیاد دعوے کی نفی ہوتی ہے۔

ایسے دعوے کچھ ایسی جماعتوں اور تنظیموں کی جانب سے ہوتے ہیں جو سیاسی اور دنیاوی مقاصد یا شخصی اہداف کے حصول کیلئے کوشاں ہیں، اللہ انکی مرادیں پورا نہ کرے اور انکے شر سے بلاد مسلمین کو محفوظ رکھے۔

دعاء ہیکہ اللہ سبحانہ وتعالی بانی مملکہ ملک عبد العزیز رحمہ اللہ کی مغفرت فرمائے، بہتر بدلہ عطا فرمائے، جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے، آپ کی ذریت میں برکت دے، اور انہیں بہتر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلف بنائے، اور مملکت سعودی عرب جیسی عظیم ریاست کو دشمنوں کے شر وفساد اور سازش کاروں کی سازشوں سے بچائے، اسے مزید اپنے فضل وکرم سے نوازے، اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اسکی زیادہ سے زیادہ شکر بجالائیں اور اسکی حمد وثناء بیان کریں، اور ہمارے رہنما خادم الحرمین الشریفین ملک سلمان بن عبدالعزیز آل سعود اور آپ کے فرزند ارجمند ولی عہد محمد بن سلمان کی حفاظت اور مدد فرمائے، اور، ہم سب کو اپنے دین کا خادم اور حمایتی بنائے۔ آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

موضوعات	صفحہ
مقدمہ	۲
امام محمد بن سعود اور امام محمد بن عبدالوہاب سے قبل نجد کی حالت	۵
ملک عبدالعزیز سے قبل نجد کی حالت	۹
چودہویں صدی ہجری میں عقیدہ سلف کے رواج پانے کے اسباب	۱۴
توحید کی اہمیت	۱۹
سلف کا مفہوم	۲۳
سعودی حکومت کا اپنے تینوں ادوار میں سلفی منہج کی پابندی کرنا	۲۵
عقیدہ توحید کی حفاظت میں مملکت سعودی عرب کی کوششیں	۲۷
عقیدہ سلف کو اپنانا	۲۸
اتباع کتاب وسنت کی وضاحت	۲۹
عقیدہ سلف کی نشر واشاعت	۳۰
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کا قیام	۳۱
سلفی کتابوں کی نشر واشاعت	۳۲
شرعی حدود کا قیام	۳۸
قرآن پاک کی نشر واشاعت	۳۹

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حرمین شریفین کا اہتمام	۳۹
شرک و بدعات کے مظاہر کو ختم کر کے عقیدہ توحید کو تحفظ فراہم کرنا	۴۰
شرک باللہ کی حقیقت	۴۲
بدعت کی حقیقت	۴۲
شرک و بدعات کا مقابلہ کرنے میں ملک عبد العزیز اور آپ کی اولاد کی کوششیں	۴۳
مزاروں اور قبوں کو منہدم کرنا	۴۷
ملک عبد العزیز رحمہ اللہ کی دینی غیرت	۴۹
ملک سلمان بن عبد العزیز آل سعود کا منہج	۵۱
فکری اور حزبی جماعتوں کو اپنی مملکت میں پنپنے نہیں دیا	۵۲
مملکت سعودی عرب کا بنیادی منہج	۵۶
شہریت اور شہریوں کے حقوق	۵۸

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “